2

بیداریٔ شعور مہم

عالمی سفیر امن، تاریخ ساز رہنما

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تنقید ○ کارنامے ○ تاثرات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

﴿ تنقید - کارنامے - تأثرات ﴾

تصنیف : عبدالستار منہاجین

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تنقید - کارنامے - تأثرات
تصنیف	:	عبدالستار منہاجین
ناشر	:	منہاج سی ڈیز اینڈ بکس، فیصل آباد
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	جنوری 2012ء (3,000)
اِشاعتِ دُوم	:	فروری 2012ء (2,000)

نوٹ: کارکن یہ کتابچہ صاحبانِ ثروت کے تعاون سے علماء، اَساتذہ، ڈاکٹرز، وُکلاء، طلباء اور دِیگر مؤثر اَفراد تک زیادہ سے زیادہ پہنچائیں تاکہ شیخ الاسلام کی تجدیدی کاوِشوں کو روکنے کے لئے کی جانے والی تنقید بجا طور پر بے نقاب ہو سکے۔

مُشتملات

پیشِ لفظ 7

شیخ الاسلام کی مخالفتوں کا ناقدانہ جائزہ 9

☆ شیخ الاسلام کی مخالفت کے اَسباب 11

پہلا سبب......ناسمجھی 12

دُوسرا سبب......حسد 13

تیسرا سبب......لالچ 16

پہلا محاذ......بین المذاہب رواداری کے خلاف پروپیگنڈا 17

دُوسرا محاذ......نام نہاد بدعات کا واویلا 18

تیسرا محاذ......میڈیا کی کڑی نگرانی 20

☆ رفقاء و وابستگان کے لئے پیغام 20

مختصر تعارف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری 23

شیخ الاسلام کے تارِیخ ساز کارنامے 26

1- عظیم ترین کارنامہ......دِین و دُنیا کی ثنوِیت کا خاتمہ 26

2- عرفان القرآن (سلیس ترین اُردو/اِنگلش ترجمہ قرآن) 27

3- سیرتُ الرسول ﷺ (اُردو زبان میں سب سے بڑی کتاب) 27

4- علمِ حدیث میں بے مثال خدمات 28

5- تصانیف و خطابات 28

6- عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کا فروغ 28

7- عید میلادُ النبی ﷺ کی شرعی حیثیت 28

8- گھر گھر محافلِ نعت کا فروغ 29

9- گوشۂ دُرود کا قیام 29

10- اِحیائے تصوف 29

11- مسنون اِجتماعی اِعتکاف 30

12- عالمی میلاد کانفرنس اور عالمی رُوحانی اِجتماع 30

13- عوامی تعلیمی منصوبہ 30
14- دِینی و دُنیاوِی تعلیم کی یکجائی 30
15- نسلِ نو کی رہنمائی......منہاجینز 31
16- صاحبزادگان کی غیر معمولی تربیت 31
17- اِشاعتِ اِسلام کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا اِستعمال 31
18- عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ 32
19- آمدِ اِمام مہدیؑ بارے فتنے کی سرکوبی 32
20- اِمام اَبوحنیفہؒ اور علمِ حدیث 33
21- دفاعِ شانِ علیؑ و شانِ صحابۂ کرامؓ 33
22- بین المسالک رواداری: اَہلِ تشیّع کا منہاج القرآن کو مسجد بنا کر دینا 33
23- بین المذاہب رواداری: چرچ میں نماز اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا اِنعقاد 34
24- عالمی اِنتہا پسندی کو روکنے میں شیخ الاسلام کا کردار 34
25- عالمی تہذیبی تصادُم کو روکنے میں شیخ الاسلام کا کردار 35
26- دہشت گردی کے خلاف جرأت مندانہ تارِیخی فتویٰ 36
27- عالمِ اِسلام کی سب سے بڑی تحریک 36
28- حقوقِ نسواں (Women Rights) 37
29- سُود کا متبادِل معاشی نظام 37
30- متبادِل نظامِ اِنتخاب 37
31- سیاسی جدّوجہد 37
32- سابقہ وزیرِ اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو تحریکِ منہاج القرآن کی لائف ممبر 38
33- بے لوث قیادت کا اِستغناء 38
شیخ الاسلام بارے مختلف شخصیات کے تأثرات 40
1- قدوۃُ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادیؒ 40
2- حضرت پیر خواجہ قمر الدین سیالویؒ 40
3- فضیلۃ الشیخ الدکتور محمد بن علوی المالکی المکیؒ (محدثِ حرم کعبہ) 41

4-غزالیِ زماں حضرت سید اَحمد سعید کاظمیؒ 41
5-ضیاءُالاُمت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ 42
6-حضرت پیر سید غلام رسول خاکی شاہؒ 42
7-الشیخ اَسعد محمد سعید الصاغرجی (مفتی اَعظم حنفیہ، شام) 42
8-السید اَحمد ظفر الگیلانی الاشراف (سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ، بغداد شریف) 42
9-الشیخ اَحمد دِیدات (معروف مناظرِ اِسلام، ساؤتھ افریقہ) 43
10-صوفی برکت علیؒ لدھیانوی (دارُالاحسان، فیصل آباد) 43
11-صاحبزادہ پیر سید نصیر الدین نصیرؒ (سجادہ نشین، آستانہ عالیہ گولڑہ شریف) 43
12-حضرت پیر سید اَمین الحسنات شاہ (آستانہ عالیہ بھیرہ شریف) 44
13-حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاریؒ (سجادہ نشین کرمانوالہ شریف) 44
14-حضرت پیر سید کبیر علی شاہؒ (سجادہ نشین چورہ شریف) 44
15-حضرت پیر فضل ربانی زاہدی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف) 44
16-خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ (آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف) 45
17-مجاہدِ ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی (صدر جمعیت علماء پاکستان) 45
18-شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضویؒ (شیخ الحدیث جامعہ رضویہ، فیصل آباد) 45
19-حضرت مولانا عبد الرشید رضوی جھنگویؒ (استادِ محترم شیخ الاسلام) 45
20-مولانا عبد القادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد، لاہور) 46
21-علامہ مقصود احمد قادری (خطیب جامع مسجد دربار داتا گنج بخش، لاہور) 46
22-سید حیدر فاروق مودودی (فرزند ابوالاعلیٰ مودودی) 46
23-جسٹس سید سجاد علی شاہ (سابق چیف جسٹس، سپریم کورٹ آف پاکستان) 46
24-جسٹس سید نسیم حسن شاہ (سابق چیف جسٹس، سپریم کورٹ آف پاکستان) 47
25-جسٹس غلام مجدد مرزا (سابق چیف جسٹس، لاہور ہائیکورٹ) 47
26-ڈاکٹر مہاتیر محمد (ملائیشیا کا عظیم رہنما) 47
27-ڈاکٹر محمد مارٹن ڈینیل کرکوف (صدر ینگسٹرز ریپبلیکن پارٹی، امریکہ) 48
28-ڈاکٹر محمد کرسٹوفر گریب (ڈائریکٹر اِنسٹیٹیوٹ آف سرامکس انڈسٹریز، مانچسٹر) 48
29-ڈاکٹر جوئیل ہاورڈ (ڈین رائل ایئر فورس کالج، برطانیہ) 48

30- پروفیسر جان ایسپوسیٹو (جارج ٹاؤن یونیورسٹی، امریکہ)	48
31- جان ویئر (بی بی سی، گارڈین)	49
32- سردار فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر مملکت، پاکستان)	49
33- محترمہ بینظیر بھٹو (سابق وزیر اعظم، پاکستان)	49
34- میاں محمد نواز شریف (سابق وزیر اعظم، پاکستان)	50
35- قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی، پاکستان)	50
36- نوابزادہ نصر اللہ خان (چیئرمین کشمیر کمیٹی)	50
37- عمران خان (سربراہ تحریک انصاف)	50
38- جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ (سابق چیف آف آرمی سٹاف)	51
39- عبدالستار ایدھی (سربراہ ایدھی ویلفیئر ٹرسٹ)	51
40- مجید نظامی (چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت)	51
41- مجیب الرحمٰن شامی (چیف ایڈیٹر روزنامہ پاکستان)	51
42- اَسد اللہ غالب (ادارتی ایڈیٹر روزنامہ جنگ)	52
43- طارق عزیز (معروف ٹی- وی کمپیئر و سابقہ MNA)	52
44- فردوس جمال (ٹی- وی آرٹسٹ)	52
45- عثمان پیرزادہ (ٹی- وی آرٹسٹ)	52
فرید ملت رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	53
فکری اِرتقاء	53
اَعداد و شمار	54
عزم تجدید و اِحیائے دِین	55
تحریکِ منہاجُ القرآن کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟	56
دعوتِ فکر و عمل	58
شمولیت کا طریقِ کار	59
رابطہ برائے ممبر شپ	59
پیغامِ بیداریٔ شعور	60

پیشِ لفظ

سنی سنائی بات پر یقین کرنا اور اُسے آگے پھیلانا ہماری قومی عادت ہے، حالاں کہ ہم جس نبی اکرم ﷺ کے کلمہ گو ہیں، اُن کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ ''کسی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات بلاتحقیق آگے بیان کرنے لگے۔'' ہم اپنے نبی ﷺ کی محبت کا دَم بھی بھرتے ہیں اور اپنا طرزِ عمل تبدیل کرنے کے لئے آمادہ بھی نہیں ہوتے۔

ہمارا یہ قومی وطیرہ ہے کہ ایک طرف ہم محض سنی سنائی بات پر ہی بلاتحقیق ساری زندگی یقین کئے رکھتے ہیں اور دُوسرے ہم کسی کی شخصیت میں موجود تمام تر خوبیوں سے صرفِ نظر کر کے ساری زِندگی محض کسی ایک آدھ خامی کو ہی کوستے رہتے ہیں۔ یوں بہت سی عظیم شخصیات ہمارے درمیان موجود ہوتی ہیں اور ہم اُن کی زندگی میں اُن سے قومی سطح پر کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے، اَلبتہ اُن کے وفات پا جانے کے بعد اُن کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔

عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہلِ وطن\
یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اِعزاز کے ساتھ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مخالفتوں کا ناقدانہ جائزہ، آپ کے عظیم تاریخ ساز کارناموں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کی اہم شخصیات کے تأثرات پر مشتمل یہ تعارُفی کتابچہ آپ کی خدمت میں اِس لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ شیخ الاسلام کی شخصیت، صلاحیت اور قیادت بارے حتمی رائے قائم کرنے میں آسانی ہو۔ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحے نکال کر اِسے مکمل پڑھ لیں، جس کے بعد آپ اِس نتیجے پر پہنچیں گے کہ

1. شیخ الاسلام نے حکومت سے باہر رہ کر حکومتوں سے زیادہ مؤثر اور منظّم طریقے سے قوم کی خدمت کی ہے۔
2. شیخ الاسلام نہ صرف پاکستان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بلکہ عالمی سطح پر اِسلام کے پیغامِ اَمن کو عام کرتے ہوئے دہشت گردی اور ظلم سے معمور دُنیا کو اَمن و

سلامتی کا گہوارہ بنانے کا عزم بھی رکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام نے ایسی سائنسی بنیادوں پر اِسلام کا پیغام مغربی دُنیا کے سامنے پیش کیا کہ محترمہ بینظیر بھٹو جیسے لوگوں کو یہ کہنا پڑا کہ ’’جب ڈاکٹر طاہر القادری جیسی شخصیت اِسلام کے حوالے سے اپنا نقطۂ نظر دُنیا کے سامنے رکھتی ہے تو مجھے اِطمینان، خوشی اور فخر محسوس ہوتا ہے کہ ہم اِسلام جیسے آفاقی مذہب کے پیروکار ہیں۔‘‘

شیخ الاسلام کی تجدیدی حکمتوں کے نتائج دیکھ کر اِسلام دُشمن طاقتیں فکر میں پڑ چکی ہیں اور وہ مسلسل نام نہاد مولویوں اور بکاؤ مال قسم کے لوگوں کو خرید کر شیخ الاسلام کے خلاف پروپیگنڈا کر کے اُنہیں ناکام کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں، مگر اُنہیں آگاہ رہنا چاہیئے کہ اگر شیخ الاسلام کا مشن گزشتہ 30 سال سے جاری مخالفتوں کے طوفانوں میں بھی روز بروز آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے تو یقیناً اِس میں اَللہ ربّ العزت کی مدد و نصرت اور تاجدارِ کائنات ﷺ کی خیرات شاملِ حال ہے۔ چنانچہ تحریکِ منہاج القرآن کی مخالفت میں اُنہیں اپنی عاقبت برباد نہیں کرنی چاہیئے۔

مذہبی و سیاسی ہر قسم کی رکاوٹوں کے باوُجود تحریکِ منہاج القرآن کی عالمی اُٹھان سے حسد کرنے والوں کی طرف سے بھی شیخ الاسلام کی ذات پر ملکی و غیر ملکی سطح پر مخالفانہ پروپیگنڈا کی کمی نہیں۔ بقول جسٹس نسیم حسن شاہ: ’’ہمارے ملک کی یہ بہت بڑی خامی ہے کہ یہاں پڑھے لکھے اور مشنری جذبے سے کام کرنے والے اِنسانوں کی قدر نہیں ہوتی۔ اگر ڈاکٹر طاہر القادری جیسا کوئی شخص باہر کی دُنیا میں موجود ہوتا تو اُس کا شمار صدی کے عظیم ترین لوگوں میں ضرور ہوتا، لیکن ہمارے یہاں پر جب اِنسان گزر جاتا ہے تو اُس کی قدر ہوتی ہے۔‘‘

ستیزہ کار رہا ہے اَزل سے تا اِمروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

اِس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد اَپنے کسی عزیز کو گفٹ کر دیں۔
آپ کا یہ عمل اِحیائے اِسلام کی عالمگیر تحریک میں آپ کا حصہ تصور ہوگا۔ شکریہ

شیخ الاسلام کی مخالفتوں کا ناقدانہ جائزہ

تارِیخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کی تباہ شدہ حالت کو بدلنے اور اُسے بامِ عروج پر لے جانے کے لئے اَللہ ربّ العزت نے کسی کو بھیجا، اُس معاشرے کے نام نہاد لیڈروں اور مالی لحاظ سے ممتاز حیثیت والے لوگوں نے ہمیشہ اُس کی مخالفت کی، کیوں کہ وہ نہیں چاہتے کہ قوم اُن کی گرفت سے آزاد ہو سکے۔ ماضی میں اَیسا سب کچھ اَنبیاءِ کرامؑ کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے۔ حضور نبی اَکرم ﷺ کو آپ کی قوم نے معاذ اللہ دِیوانہ، مجنون اور جادُوگر تک کہا اور سرورِ کائنات ﷺ ہر قسم کے مخالفانہ پروپیگنڈا کے سامنے ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹے رہے اور تارِیخ نے کامیابی کا وہ دِن دیکھا جب اُسی قوم نے نہ صرف اِسلام قبول کر لیا بلکہ وہ فاتحِ عالم بنی۔ ختمِ نبوت کے بعد سے مصلحین اور مجدّدِین کے ساتھ بھی معاشروں کے سرکردہ لوگوں کی وُہی روِش جاری ہے۔ اپنی زِندگی میں مصلحین اور مجددین کو اِس قدر شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا کہ زِندگی اَجیرن ہو گئی، مگر بعد اَز وفات اُنہیں اِمام کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔

سیدنا اَبو ہریرہؓ سے مروِی حدیثِ مبارکہ میں تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللہَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔

(سنن ابو داؤد، رقم: 4291)

’’بیشک اَللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر کسی کو اِس اُمت کے لئے دِین کی تجدِید کا فریضہ دے کر بھیجے گا۔‘‘

چنانچہ جس صدی میں جس سطح کا زوال تھا، اَللہ ربّ العزت نے اُس زوال کے خاتمے کے لئے اُس دَور کے مجدّد کو اُسی سطح کی تجدِیدی ذِمہ داری کے ساتھ بھیجا۔

تارِیخ گواہ ہے کہ جب پانچویں صدی ہجری میں عالم اِسلام بالعموم اور اَہلِ بغداد بالخصوص اَخلاقی ورُوحانی زوال کا شکار ہوئے، علماء مذہبی مُوشگافیوں، مناظروں اور مجادلوں میں کھو چکے تھے تو اَللہ تعالیٰ نے سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کو اُس صدی کے لئے محی الدین اور مجدّد بنا کر بھیجا۔ آپ کی وِلادتِ باسعادت 471 ہجری میں ہوئی۔

حضرت مجدد اَلف ثانیؒ کے مجدد ہونے پر بھی کسی کو کوئی اِختلاف نہیں، جنہوں نے بادشاہ اَکبر کے خود ساختہ ’دینِ اِلٰہی‘ کو زمین بوس کر کے دِینِ اِسلام کی تجدید کی۔ آپ کی وِلادتِ باسعادت 971ھ ہجری میں ہوئی۔

رواں صدی میں مسلمانوں کے ہمہ جہتی زوال کے پیشِ نظر تجدید کی ذِمہ داری بھی ہمہ جہتی نوعیت کی ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

لَا یَقُوْمُ بِدِیْنِ اللهِ اِلا مَنْ اَحَاطَهُ مِنْ جَمِیْعِ جَوَانِبِه۔ (دلائل النبوة لأبی نعیم)

ترجمہ: ’’(ہمہ جہتی زوال کے بعد) اَللہ کے دین کو صرف وُہی قائم کر سکے گا جو اُس کے تمام پہلوؤں کا اِحاطہ کرے گا۔‘‘

پچھلی صدی میں فرقہ پرستی کے چنگل میں پھنسی اُمتِ مسلمہ کے ہاں دِین کا تصورِ جامعیت پارہ پارہ ہو چکا تھا اور ہر فرقہ اَپنے حسبِ ذوق دِین کا کوئی ایک جزو لئے ہوئے خوش تھا۔ کسی کا سارا زور ظاہری حلئے سے متعلق سنتوں پر عمل تھا تو کوئی محض اَولیاء اللہ کی نسبت کو ہی بخشش کا ذرِیعہ سمجھ رہا تھا، کوئی اَہلِ بیتِ اَطہارؓ کی محبت کو کافی گردانتا تھا تو کوئی صحابۂ کرامؓ کی محبت میں اَہلِ بیتِ اَطہارؓ کی محبت کو بھی پس پشت ڈال چکا تھا، کوئی میلاد اور گیارہویں منانے کو نیکی کا معیار تصور کرتا تھا تو کوئی شرک و بدعت کے فتووں کو دِین کی خدمت سمجھتا تھا، کوئی جامد تقلید کے تصور میں بند تھا تو کوئی اِجتہاد کے نام پر دِین و مذہب کا حلیہ بگاڑ رہا تھا، کسی کے ہاں تبلیغ ہی دونوں جہانوں میں کامیابی کا راز تھی تو کسی کی ساری محنت خلافت کے قیام پر تھی، کوئی دِین کے مذہبی پہلو کی حد تک اِکتفاء کئے ہوئے تھا تو کوئی جہاد کا مَن گھڑت تصور لئے نئی نسل کو گمراہ کر رہا تھا، اَلغرض فرقہ پرستی میں مبتلا ہر طبقہ دُوسروں کی کوششوں کو جھٹلاتے ہوئے محض اپنی سوچ کو دِین کی خدمت قرار دے رہا تھا اور عوام الناس کا بڑا طبقہ دِین سے بیزار ہو کر دُنیا داری میں مگن تھا۔

اَیسی ہی صورتِ حال کے حوالے سے قرآنِ مجید میں اللہ ربّ العزت کا فرمان ہے:

فَتَقَطَّعُوْا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۔

(المؤمنون، 23 : 53)

’’پس اُنہوں نے اپنے (دِین کے) اَمر کو آپس میں اِختلاف کر کے فرقہ فرقہ کر ڈالا، ہر فرقہ والے (دِین کے) اُسی قدر (حصہ) سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔‘‘

آج ایسے وقت میں جب دِین اور دُنیا کی ثنوِیت (duality) کا فتنہ عروج پر تھا اور اِسلام جیسے عظیم معاشرتی دِین کے تصورِ اِجتماعت کو پارہ پارہ کر کے اُسے عیسائیت کی طرح ایک ناکام مذہب ثابت کرنے کے لئے مسجدوں میں بند کرنے کی سازشیں زور پکڑ رہی تھیں، تاکہ معاشرے اُس کے فیوضات سے محروم ہوسکیں، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دِین کے ہمہ جہتی زوال کو عروج میں بدلنے کے لئے عالمگیر تجدید کا کام شروع کیا، جن کی وِلادت 12 جمادی الاوّل 1370 ہجری (19 فروری 1951ء) کو ہوئی۔ حدیثِ مبارکہ کے عین مطابق اَگلی صدی کے سرے پر یعنی 8 ذوالحجہ 1400 ہجری بمطابق (17 اکتوبر 1980ء) کو اِدارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر شیخ الاسلام نے اپنی تجدیدی کاوِشوں کا آغاز کر دیا اور صرف 30 سال کے قلیل عرصہ میں علمی و فکری، تحقیقی و تعلیمی اور عملی میدانوں میں اَیسے ہمہ جہت تاریخ ساز کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کے لئے صدیاں درکار ہوتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نبی اَکرم ﷺ کی بارگاہ میں جس کی جتنی رسائی ہے وہ اُسی قدر شیخ الاسلام کا معترف ہے، اور مخالف وُہی ہے جو رسائی نہیں رکھتا۔

شیخ الاسلام کی مخالفت کے اَسباب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خلاف جتنا پروپیگنڈا کیا گیا اُتنا شاید کم ہی کسی کے خلاف کیا گیا ہوگا۔ آپ کے خلاف جاری منفی پروپیگنڈا کے بالعموم تین اَسباب ہیں اور تحریکِ منہاجُ القرآن کی تیس سالہ تارِیخ گواہ ہے کہ جتنے بھی نام نہاد مولویوں اور دانشوروں نے شیخ الاسلام کے خلاف پروپیگنڈا میں حصہ لیا اُن کا شمار اِنہی میں سے کسی ایک زُمرے میں ہوتا ہے:

1- ناسمجھی: رِوایتی مذہبی ذِہن کا آپ کی ’تجدِیدی حکمتیں‘ نہ سمجھ سکنے کی بناء پر مخالفت کرنا

2- حسد: حاسدِین کا اپنے مفاد کا نقصان دیکھ کر حسد اور بُغض کی بناء پر مخالفت کرنا

3- لالچ: کاروباری ملاؤں کا اِسلام دُشمن طاقتوں کے اِیماء پر اُن کی طرف سے ملنے والی مالی اِمداد کے لالچ میں آ کر مخالفت کرنا

اَب ہم باری باری اِن تینوں اَسباب کا جائزہ پیش کرتے ہیں، تاکہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بے شمار تاریخ ساز کارناموں کے باوُجود آپ کے خلاف جاری پروپیگنڈا کی وُجوہات سے قارئین آگاہ ہوسکیں۔

مخالفتوں کا پہلا سبب......ناسمجھی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مخالفتوں کا ایک بڑا سبب رِوایتی مذہبی ذِہن کے لوگوں کا آپ کی 'تجدیدی حکمتوں' کو سمجھ نہ سکنا ہے۔ آپ کی جملہ تجدیدی خدمات کی حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اِسلام کے نام لیواؤں کے طرزِ عمل سے متنفر ہوکر دِین سے بیزار ہوجانے والے مسلمانوں کو گمراہی کی زندگی سے واپس دِین کی طرف بلایا۔ آپ نے پہلے سے دین پر قائم لوگوں سے کئی گنا زیادہ محنت مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اُن لوگوں پر کی جو دِین سے برگشتہ ہوچکے تھے۔

نئے لوگوں کو دِین کی طرف بلانے کے لئے آپ نے سیرتِ طیبہ کی روشنی میں دِین کا اِنتہائی لچک دار رویہ اُن کے سامنے رکھا، جس کے نتیجے میں اُنہیں دِین اسلام کی تعلیمات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کے اِس لچکدار رویہ کو اِنتہا پسندوں اور رِوایتی مذہبی ذِہن کے حاملین نے نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور آپ کے خلاف فتویٰ بازی شروع کردی۔ عورت کی پوری دِیت کا معاملہ ہو یا سر پر عمامہ کی بجائے ٹوپی رکھنے کا معمول، اپنے پیروکاروں پر لمبی داڑھی رکھنے کی پابندی نہ لگانا ہو یا موسیقی، فوٹوگرافی اور وِیڈیوگرافی وغیرہ کو ایک حد تک مشروع رکھنا، اِن سب میں اَیسی بے شمار حکمتیں کارفرما ہیں جنہیں رِوایتی مذہبی ذِہن سمجھ نہیں پایا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تجدیدی حکمتیں اپنے نتائج کے ساتھ لوگوں کو سمجھ آنے لگ جائیں گی، جیسے دِینی تعلیمی اِداروں میں دُنیوی تعلیم کو لازمی قرار دینے کی حکمت بہت سوں کو سمجھ آنے لگ گئی ہے۔ اِسی طرح ایک وقت تھا جب شیخ الاسلام پر تصویر بنوانے اور خطابات کی وِیڈیو ریکارڈنگ کروانے کی بناء پر فتوے لگائے جاتے تھے، مگر وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اُس 'تجدیدی حکمت' کی سمجھ آنے لگ گئی، حتیٰ کہ فتوے لگانے والی بعض جماعتوں نے اَب اپنے ٹی وی چینل بنا رکھے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ یہی قوم آپ کی تجدیدی حکمتوں کے نتائج دیکھ کر آپ کی گرویدا ہوجائے گی، مگر تب پروپیگنڈا

میں مصروف اَیسے ناسمجھوں کے لئے صرف حسرتیں باقی رہ جائیں گی۔

مخالفتوں کا دُوسرا سبب......حسد

آج کل کے دَور میں قیادت ہمیشہ قوم کے بل پر تصور ہوتی ہے۔ جتنے زیادہ لوگ کسی لیڈر کے ساتھ ہوں وہ اُتنا بڑا لیڈر کہلاتا ہے، اِسی طرح جتنے زیادہ لوگ کسی عالم کے پیروکار ہوں وہ اُتنا بڑا علامہ کہلاتا ہے۔ جب ہمہ جہتی زوال کے خاتمہ کے لئے شیخ الاسلام نے ہمہ جہتی اِصلاحات کا آغاز کیا تو جب جس پہلو میں اِصلاحی خدمات کا آغاز ہوا تب اُس پہلو کے ٹھیکیداروں نے اپنے تحفظات کے پیشِ نظر شور مچانا شروع کر دیا۔ اُن اِصلاحی خدمات کے دوران جب جس فرقہ اور گروہ کی تعلیمات کو حقیقی اِسلامی تعلیمات کے ساتھ موازنہ کر کے پرکھا جانے لگا اور حق و باطل میں فرق صاف نظر آنے لگا تو اُس فرقے کے عمائدین (لیڈر) اپنے عقیدت مندوں کی تعداد کم ہوتی دیکھ کر چیخنے لگے۔ جس گروہ کے پاس اپنے حسبِ ذوق دِین کا جو جزو جس بھی حالت میں تھا، وہ اُسی کے حوالے سے پریشان ہوا۔

ہر بات کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کے دَعویداروں نے جب شیخ الاسلام کے قلم اور زبان سے عقائدِ اَہلِ سنت کی تائید میں قرآن و سنت کے دلائل کا اَنبار دیکھا تو وہ گھبرا گئے اور بلا جواز و بلا دلیلِ شرعی بات بات پر شرک اور بدعت کی تہمتیں لگانے لگے۔ اِمامِ اعظمؒ کو معاذ اللہ حدیثِ رسول کا مخالف قرار دینے اور گزشتہ کئی نسلوں سے فقہِ حنفی کے خلاف زہر اُگلنے والوں کو شیخ الاسلام کی تحقیق سے اِمام اعظمؒ کا ''اِمام الائمہ فی الحدیث'' ثابت ہونا کیوں کر قبول ہو سکتا تھا! اِسی طرح دورۂ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے دوران اِمام بخاریؒ و اِمام مسلمؒ کے عقائد کا بیان خود کو حدیثِ نبوی کا اِکلوتا وارِث سمجھنے والوں کو ذرا نہ بھایا اور وہ شیخ الاسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈا کو ہر ممکن حد تک تیز سے تیز تر کرنے لگے۔

خارِجی عقائد سے مزین ہونے کے باوُجود اَہلِ سنت کا ٹائٹل اِختیار کر کے خود کو دین کا اَصل وارِث قرار دینے والا گروہ شیخ الاسلام کی تصانیف اور خطابات میں جابجا اَہلُ السنّت والجماعت کے حقیقی عقائد کی تائید میں قرآن و سنت کے دلائل کا اَنبار دیکھ کر پشیمان ہوا۔ شیخ الاسلام کے دلائل کے سامنے اُن کی ایک نہ چلی اور وہ اَہلِ سنت کا ٹائٹل واپس سوادِ اَعظم کی طرف پلٹتا دیکھ کر گھبرا گئے اور

مختلف حیلوں بہانوں سے کبھی شیخ الاسلام کے دروسِ تصوف و رُوحانیت کے خلاف بیان بازی اور کبھی میلادِ مصطفیٰ ﷺ کو بدعت ثابت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ دِفاعِ شانِ علیؓ پر شیخ الاسلام کے خطابات سے اُن کا حقیقی چہرہ بے نقاب ہوا تو وہ مزید اوچھی حرکتوں پر اُتر آئے۔

صحابۂ کرامؓ کے نام پر اپنے مَن گھڑت نظریات کی دکان چلانے والے اہلِ بیتِ اَطہارؓ کی شان سن کر پریشان ہوئے۔ شیعہ کو واجبُ القتل قرار دے کر قوم کو فرقہ پرستی کی آگ میں جھونکنے والوں کے لئے یہ منظر کیوں کر قابلِ قبول ہو سکتا تھا کہ سنیوں کی زبان سے اَہلِ بیتِ اَطہارؓ کے حق میں اور شیعوں کی زبان سے صحابۂ کرامؓ کے حق میں نعرے بلند ہوں۔ اُلٹا ''شیعہ سنی بھائی بھائی'' کے نعرے سن کر اُنہیں اپنی دُکانداری خطرے میں نظر آئی تو اُنہوں نے شیخ الاسلام کی ہر ممکن اَنداز میں کردار کشی کی۔ مگر تارِیخ گواہ ہے کہ شیخ الاسلام نے جواب میں کبھی اُن جیسی زبان اِستعمال نہ کی اور وہ اَپنی موت آپ مر گئے۔

اَہلِ بیتِ اَطہارؓ کی محبت کی آڑ میں صحابہ کرامؓ پر زبانِ طعن دراز کرنے والوں اور صحابہ کرامؓ کو معاذ اللہ منافق قرار دینے والوں کو شیخ الاسلام کی زبانِ حق ترجمان سے دِفاعِ شانِ صحابہؓ پر 48 گھنٹے طوِیل دلائل کا اَنبار قطعی پسند نہ آیا۔ شیخ الاسلام نے اَہلِ تشیع ہی کی کتب سے صحابۂ کرامؓ کے حق میں اِس قدر دلائل دیئے کہ کوئی ذِی شعور اُنہیں سن لینے کے بعد ماننے سے اِنکار نہیں کر سکتا، مگر جن کی دکانداری کو خطرہ ہو وہ کیسے مانیں! چنانچہ جو پہلے اَہلِ بیتِ اَطہارؓ کی شان میں شیخ الاسلام کے خطابات سن کر سر دُھنتے تھے اَب اُنہیں شانِ صحابہ کرامؓ کا علمی دِفاع قطعی پسند نہ آیا اور وہ صدیوں پر محیط اِعتدال و توازُن سے ہٹی روِش کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوئے بلکہ اُلٹا مختلف حیلوں بہانوں سے آپ کی کردار کشی میں مصروف ہو گئے۔

سوادِ اَعظم کے زعم میں مبتلا ہو کر اپنے سوا باقی تمام فرقوں کو کافر قرار دینے والوں نے ''اپنا عقیدہ چھوڑو مت اور دُوسرے کا عقیدہ چھیڑو مت'' کی حکمت نہ سمجھ سکنے اور اَدب و گستاخی کے معاملے کو اِنفرادی عمل قرار دیتے ہوئے پورے فرقے کو کافر قرار نہ دینے کے جرم کی پاداش میں شیخ الاسلام پر ''صلحِ کلیت'' کا ٹائٹل لگا کر اُنہیں دائرۂ اِسلام سے نکال باہر کرنے کا اِعلان کر دیا۔ خود کو بریلویت کے دائرے میں محدود کر لینے والوں کو اِس ٹائٹل کے بغیر ہر شخص کافر دِکھائی دینے لگا۔ اُن کی سادہ لوحی پر کیا کہیئے کہ اُنہیں ساری زندگی اِتنی بات کی سمجھ نہیں آ سکی کہ یہ خودساختہ ٹائٹل تو محض برصغیر میں پایا جاتا

ہے۔ چنانچہ وہ لفظ ''بریلویت'' کی بجائے ''اَہلِ سنت'' کے ٹائٹل کی بحالی دیکھ کر گھبرانے لگے اور صرف مسلمان کہلانا اُنہیں ناگوار گزرا۔

تقلیدِ محض کے حاملین اِجتہاد کے لفظ سے خوف کھا کر مخالفت پر اُتر آئے۔ اُنہیں عورت کی دِیت جیسے معمولی فقہی مسائل پر شیخ الاسلام کا اِجتہادی مؤقف جان کر یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں اِس سے دِین کی اَصل رُوح غائب نہ ہو جائے۔ وہ دِیت جیسے فقہی مسئلے کو توحید و رِسالت جیسے اِسلام کے بنیادی ستونوں کی طرح اَہم قرار دینے لگے۔ اُن کے نزدِیک اِمام اَعظمؒ کے فتویٰ سے اِختلاف اِیمان سے خالی ہونے کے مترادف ٹھہرا اور وہ یہ بھول گئے کہ فقہِ حنفی کی ہر کتاب میں جابجا اِمام اَعظمؒ سے اُن کے شاگردوں کا اُسی دَور میں اِختلاف موجود ہے، جب کہ شیخ الاسلام کا زمانہ تو اِمام اَعظمؒ سے صدیوں بعد کا زمانہ ہے، جب مرورِ زمانہ سے حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں۔ اِجتہاد سے خائف علماء اِس پر بھی قائل نہ ہو سکے کہ اِسلام کو جدید دَور کے بین الاقوامی اِشاعتی تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کرنا کیوں ضروری ہے!

شیخ الاسلام نے جب برصغیر میں تصوف میں دَر آنے والے بگاڑ کی اِصلاح کی طرف توجہ دلائی تو نام نہاد صوفی اپنی دُکانداری بند ہوتی دیکھ کر چیخ چلائے اور شیخ الاسلام کو خارج اَز اہلِ سنت حتیٰ کہ یہودیوں کا ایجنٹ تک قرار دینے لگے، مگر اُن کا کاروبار بحال نہ ہو سکا۔

شیخ الاسلام نے جب ''آمدِ اِمام مہدیؑ'' کے حوالے سے اُٹھنے والے فتنے کا سدِباب کیا تو لوگوں کی عقیدتوں کا مرکز بننے کے شوق میں خود کو اِمام مہدی قرار دینے کی تیاری میں مصروف فتنہ گروں کی جڑیں کٹ گئیں اور وہ آپ کے خلاف پروپیگنڈا میں اپنا حصہ ڈالنے لگے۔

شیخ الاسلام کی زبانِ حق ترجمان سے ختمِ نبوت کی علمی و قانونی حیثیت جاننے کے بعد جھوٹے نبی کے اُمتیوں کا مقصدِ وُجود خطرے میں پڑ گیا اور وہ خود کو بچانے کے لئے شیخ الاسلام کے خلاف ہر ممکن پروپیگنڈا کا سہارا لینے لگے۔ کبھی وہ مغربی دُنیا کو آپ کا خطرناک حد تک بنیاد پرست اور اِنتہا پسند ہونا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی شیخ الاسلام کے خطابات کی قطع و برید کر کے اپنے جھوٹے نبی کی حقانیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اُن کی ساری کوششیں رائیگاں ہی جائیں گی اور اللہ ربّ العزت کا فیصلہ ثابت ہو کر رہے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے حسد میں تمام فرقوں کا یوں متفق ہو کر تنقید کرنا، ایک دُوسرے پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والوں کا آپ کے خلاف منفی پروپیگنڈا میں ایک دُوسرے کی بھرپور مدد کرنا، حتیٰ کہ مرتدین کا بھی اِس مہم میں بڑھ چڑھ کر شریک ہونا، آپ کی سرپرستی میں جاری عظیم مصطفوی مشن کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بقول علامہ اِقبالؒ

یہ اِتفاق مبارک ہو مومنوں کے لئے
کہ یک زباں ہیں فقیہانِ شہر میرے خلاف

مخالفتوں کا تیسرا سبب......لالچ

شیخ الاسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈا کا تیسرا بڑا سبب 'لالچ' ہے۔ زوال کی اِنتہاؤں کو چھونے والے اِس دور میں جن علمائے سُوء نے اپنا دِین و اِیمان فقط دولتِ دُنیا کو بنا رکھا ہے، اُنہوں نے آپ کی سیاسی و اِنقلابی جدوجہد کے دَور میں دُنیادار سیاستدانوں کے اِشاروں پر کئی بار فتویٰ زنی کی۔ تارِیخ گواہ ہے کہ ہر بار جب بھی شیخ الاسلام نے مصطفوی اِنقلاب کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مغربی ایجنڈا نافذ کرنے والے حکمرانوں کے خلاف ٹکر لی، الیکشن کے دِن قریب آئے تو عوامُ النّاس کو بدظن کرنے کے لئے تنخواہ دار فتویٰ بازوں کی فوج میدان میں اُتر آئی اور اُنہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں، اَخبارات اور رسالوں میں، ہر طرف کردار کُشی کا ماحول گرم کرنا شروع کر دیا۔

سال 2002ء میں پاکستانی نظامِ اِنتخابات سے علیحدگی کے فیصلے کے بعد لالچی فتویٰ بازوں کے فتووں کا سیلاب تھم گیا تھا۔ مگر مارچ 2010ء کے بعد اچانک اُس سیلاب میں سونامی کا منظر دکھائی دیکھنے لگا۔ فرق صرف اِتنا تھا کہ ماضی میں بعض مفاد پرست سیاسی جماعتیں اُنہیں اپنے مقصد کے لئے خریدتی تھیں جب کہ اِس بار اُن کے غیر ملکی آقاؤں نے اُنہیں کافی مہنگے داموں خریدا ہے۔

مارچ 2010ء میں دہشت گردی کے خلاف فتویٰ جاری کر کے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عالمِ اِسلام کو اِسلام دُشمن طاقتوں اور خارجیوں کی مشترکہ تباہ کن چال سے بچا لیا۔ اُس فتویٰ کے ذرِیعہ آپ نے دُہرا کام کیا، ایک طرف خارِجیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اُنہیں بے نقاب کیا تو

دُوسری طرف مغربی دُنیا میں اِسلام کو دہشت گردی کے ساتھ نتھی کرنے کے عمل کا سدِ باب بھی کیا۔

1- دہشت گردی کے خلاف فتویٰ سے لفظِ ''جہاد'' کے مثبت معنی کی بحالی ممکن ہوئی، جب کہ اُس سے قبل مغربی دُنیا میں غیر مسلموں کے قتل کو جائز قرار دینے کو بطورِ جہاد متعارف کروایا گیا تھا۔

2- دہشت گردی کے خلاف فتویٰ سے لفظِ ''فتویٰ'' کے مثبت معنی سے مغربی دُنیا رُوشناس ہوئی، جب کہ اُس سے قبل فتویٰ کا لفظ مغربی دُنیا میں قتل و غارت گری کے جواز کے طور پر مشہور تھا۔

یوں دہشت گردی کے خلاف فتویٰ کے ذرِیعہ سے شیخ الاسلام نے اُن کی ساری محنت پر پانی پھیر دیا۔ دراصل وہ طاقتیں نہیں چاہتیں کہ عالمی سطح پر اَمن قائم ہو اور مغربی دُنیا کے لئے اِسلام کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملے، چنانچہ وہ کسی نہ کسی بہانے اِسلام کے خلاف پروپیگنڈا جاری رکھتی ہیں۔ اُنہیں معلوم ہے کہ اگر اِسلام کا حقیقی چہرہ مغربی دُنیا کی نوجوان نسلوں کے سامنے آ گیا تو یورپ اور امریکہ میں قبولیتِ اسلام کی شرح کئی گنا بڑھ جائے گی۔ سووِیت یونین کی شکست کے بعد سے اِسلام اور دہشت گردی کو جوڑتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف جاری پروپیگنڈا جب اپنے عروج پر پہنچا تو ضربِ یداللّٰہی نے اُسے پارہ پارہ کرنے کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے یہ عظیم کام لیا۔ گزشتہ تین دہائیوں میں اِسلام کو مقید کرنے کے لئے بُنے گئے جال میں سوراخ ہوتا دیکھ کر وہ طاقتیں بوکھلا اُٹھیں اور اُنہوں نے کئی مختلف محاذوں پر بیک وقت وار کرنے کی ٹھانی۔

پہلا محاذ...... بین المذاہب رواداری کے خلاف پروپیگنڈا

پاکستان بیرونی دُنیا میں دہشت گردی کو فروغ دینے والے ملک کے طور پر مشہور ہے۔ علاوہ ازیں عالمی میڈیا پاکستان کو مزید بدنام کرنے کے لئے مغربی دُنیا کو ہمیشہ مسلم کرسچین فسادات کی خبریں نمایاں کر کے دِکھاتا ہے۔ چنانچہ مغربی دُنیا کے تھنک ٹینکس اِس بات کو سمجھ نہ پائے کہ پاکستان جیسے ملک میں (جہاں سے ہمیشہ مسلمانوں کے عیسائیوں کو مارنے کی خبریں ریلیز ہوتی ہوں) وہیں سے ایک نامور مسلمان عالمِ دِین کا مسیحیوں کے ساتھ مل کر اَمن کی شمع روشن کرنا، بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لئے علامتی طور پر اُنہیں اپنے مرکز پر مدعو کر کے کرسمس کے کیک کاٹنا، سنتِ نبوی ﷺ کی اِتباع میں اُنہیں اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اِجازت دینا اور قرآنِ مجید اور بائبل کا ایکسچینج کرنا، اِن اُمور پر

اُنہیں شدید تعجب ہوا۔ چنانچہ اُنہوں نے سوچا کہ بین المذاہب رواداری کو شیخ الاسلام کا کمزور پہلو بنا کر خوب پروپیگنڈا کیا جائے تو سادہ لوح مسلمانوں کو اُن کے خلاف اُبھارا جا سکتا ہے۔ اِس پہلو پر وار کرنے کے لئے اُنہوں نے اِنتہائی پلاننگ کے ساتھ کچھ اَیسے لالچی فتویٰ باز ملاؤں کو خریدنے کا فیصلہ کیا جن کا تعلق بالخصوص سوادِ اَعظم سے تھا، تاکہ لوگ اُن کے فتووں کو مسلکی مخالفت والی فتویٰ بازی سمجھ کر معمولی نہ جانیں اور اُس مخالفت میں زیادہ سے زیادہ جان ڈالی جا سکے۔

وہ یہ بات جانتے ہیں کہ تحریکِ منہاج القرآن کی کوششوں سے گرجوں میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کے اِنعقاد کے خلاف سوادِ اَعظم سے وابستہ فتویٰ باز علماء نہیں بول پائیں گے، چنانچہ اُس کا جواب دینے کے لئے اُنہوں نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کو بدعت قرار دینے والوں کو آگے کرنے کا پلان بنایا۔ یعنی باقی ساری فتویٰ بازی تو سوادِ اَعظم سے وابستہ لوگ کریں مگر چرچ میں میلاد کی اِفادیت کی نفی کرنے کی ذِمہ داری میلاد کو بدعت کہنے والوں کو سونپی گئی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اِنٹرنیٹ پر جاری بحثوں میں جب کسی کو چرچ میں ہونے والی اَذان، نماز، محفلِ قرأت و نعت اور محفلِ میلاد کا بتایا جائے تو اُس کے لاجواب ہونے پر میلاد کو بدعت قرار دینے والے فرقے کے لوگ مدد کو آن ٹپکتے ہیں۔ یوں ایک دُوسرے کو کافر و مشرک قرار دینے والے فرقے بھی شیخ الاسلام کے خلاف مہم میں ایک دُوسرے کا ساتھ دیتے نظر آتے ہیں، جس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اُن کے پیچھے کوئی منظّم ہاتھ کارفرما ہے۔ وہ محض ناسمجھی یا بُغض و حسد کی وجہ سے مخالفت نہیں کر رہے بلکہ کوئی خارِجی ہاتھ اُنہیں کٹھ پتلی کے طور پر اِستعمال کر رہا ہے۔ (بین المذاہب رواداری پر شرعی دلائل کیلئے ''العلماء'' جولائی 2011ء ملاحظہ فرمائیں)

دُوسرا محاذ......نام نہاد بدعات کا واویلا

دُوسرے پہلو پر وار کرنے کیلئے اُن تھنک ٹینکس نے اَیسے لوگ خریدے جو شیخ الاسلام کی طرف بدعات منسوب کر کے اُنہیں بدنام کر سکیں تاکہ اُن کے مشن کے ساتھ تیزی سے منسلک ہونے والے لوگوں کی شرح کو کم کیا جا سکے اور قوم آپ کی تعلیمات کو مسترد کر دے۔ بدعات کے ٹائٹل پر مبنی یہ کام چونکہ سوادِ اَعظم سے منسلک کوئی عالم نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ اِس کام کے لئے بیرونِ ملکی خرچے پر پلنے والے خارِجیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اُنہیں اُن کی منہ مانگی رقم کے عوض شیخ الاسلام کی شخصیت کو داغ دار کرنے کے لئے قرآن و سنت کی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا منصب سونپا گیا، چنانچہ

اُنہوں نے ہر اُس مسئلہ کو ہاتھ ڈالا جس میں ذرا بھی گنجائش تھی اور منفی پروپیگنڈا کے لئے صرف اِنٹرنیٹ پر اِکتفاء نہیں کیا بلکہ CDs بنا کر مفت تقسیم کروائیں۔ یہی نہیں بلکہ اُنہوں نے ہر اُس عالمِ دین سے رابطہ کیا جو شیخ الاسلام سے متعلق معمولی سا بھی نرم گوشہ رکھتا ہو، اور اُسے کسی نہ کسی طرح شیخ الاسلام کے خلاف بیان دینے پر آمادہ کیا۔ اِس سلسلہ میں اُنہوں نے مولانا زبیر احمد ظہیر کے گھر جا کر 'عرفان القرآن' کے خلاف بیان ریکارڈ کروا کر اِنٹرنیٹ پر اور CDs کی صورت میں پھیلایا، بعد اَزاں مولانا اِبتسام الٰہی ظہیر کے گھر جا کر شیخ الاسلام کے خلاف بیان ریکارڈ کروا کر اِنٹرنیٹ پر اور CDs کی صورت میں پھیلایا، اِسی طرح مولانا محمد اِسحاق جیسے معتدل مزاج اَہلِ حدیث عالم سے خفیہ طور پر آڈیو بیان ریکارڈ کر کے پھیلایا۔ ایسی اوچھی حرکتوں سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اِس سب کچھ کے پیچھے ایک منظّم گروہ کارفرما ہے، جو شیخ الاسلام کی تجدیدی حکمتوں سے بوکھلاہٹ کا شکار ہے اور آپ کو ناکام کرنے کے لئے آئے روز نت نئے حربے آزماتا ہے۔ کبھی یہ گروہ 'قدم بوسی' کو معاذ اللہ سجدہ کے نام سے مشہور کرتا ہے تو کبھی 'تلقینِ میت' کے مسنون عمل کو بدعت قرار دے کر اِنٹرنیٹ پر اور CDs بنا کر اُچھالتا ہے۔ اَلغرض بے شمار اِلزامات کی بوچھاڑ کے باوُجود شیخ الاسلام کا مشن روز بروز آگے سے آگے نکلتا چلا جا رہا ہے۔

شیخ الاسلام کی راہ میں روڑے اَٹکانے کے فریضہ پر کاربند مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے نام نہاد علماء آپس میں ایک دُوسرے کو بھی کافر اور مشرک ہی قرار دیتے ہیں، مگر مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے ایک دُوسرے کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون بھی فرما رہے ہیں۔

اَیسے میں پریشان ہو کر مخالفین مل بیٹھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ہم نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو بدنام اور ناکام کرنے کی کون سی کوشش نہیں کی، مگر اُس کے باوُجود سب بے کار رہے۔ ہم نے ہر حربہ آزمایا مگر ہماری ہر کوشش رائیگاں گئی اور اُن کے پیروکاروں کی تعداد میں آئے روز اِضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اِسی اَثناء میں ایک ذہین شخص رائے دیتا ہے کہ تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے مخالفین میں ایک قدر مشترک ہے اور وہ ہے غیر سنجیدہ پن، شاید یہی وجہ ہے کہ بریلوی، دیوبندی، وہابی، شیعہ حتیٰ کہ قادیانیوں تک کی آپ کے خلاف تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ طے کرتے ہیں کہ اَب شیخ الاسلام کی علمی کاوِشوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے لئے اُن پر اِنتہائی سنجیدہ اَنداز میں

تنقید کی جائے۔ اِس سلسلہ میں ’’تحقیق‘‘ کا آغاز ہو چکا ہے۔ پہلی اینٹ کے طور پر ایک صاحب نے شیخ الاسلام کی تصانیف سے کیڑے نکالنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اُسے اِنٹرنیٹ پر شائع کرتے ہوئے اپنے حواریوں کو یہ سبق دیا ہے کہ اُن میں سے ہر کوئی شیخ الاسلام کی کم از کم ایک کتاب پر اُسی سطح کی ’’تحقیق‘‘ کرے۔ چنانچہ محققین کی فوج حرکت میں آ چکی ہے اور یوں اللہ ربّ العزت شیخ الاسلام کے مخالفین کے ذرِیعے سے بھی آپ کے مشن کو فائدہ ہی دے گا۔ ان شاء اللہ

تیسرا محاذ......میڈیا کی کڑی نگرانی

تحریکِ منہاج القرآن کی اِنٹرنیشنل میڈیا اور اِنٹرنیٹ پر پذیرائی کی کڑی نگرانی کے لئے بکاؤ مال قسم کے نام نہاد دانش وَروں کی ایک سپیشل ٹیم تحریکِ منہاج القرآن کی ویب سائٹس پر شائع ہونے والی خبروں کے علاوہ عالمی میڈیا میں ’دہشت گردی کے خلاف فتویٰ‘ کی پذیرائی اور عالمی اَمن کے لئے کی جانے والی کوششوں سے متعلقہ خبروں کے تعاقب میں بٹھائی گئی ہے، جو شیخ الاسلام کی عالمی کامیابیوں پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور وہ اِنٹرنیٹ پر مختلف کمیونٹی ویب سائٹس پر ڈسکشن کے دوران اور دِیگر ویب سائٹس میں آرٹیکلز لکھ لکھ کر اُن خبروں کی اَہمیت کم کرنے کا فریضہ نبھا رہی ہے، تاکہ تحریکی کارکنوں کا مورال پست کیا جا سکے اور شیخ الاسلام کو عالمی سطح پر محنت اور لگن کے ساتھ مسلم دُنیا کا مقدمہ لڑنے میں جو کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں قوم کو اُن سے بے خبر رکھا جا سکے، نیز پاکستانی میڈیا کو اُن تاریخی کامیابیوں کی کوریج سے باز رکھا جا سکے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مارچ 2010ء کے بعد سے شیخ الاسلام کی طرف سے عالمی قیامِ اَمن کی کاوِشوں کے حوالے سے اِنٹرنیشنل نیوز چینلوں پر بھرپور کورِیج کے علاوہ اَخبارات اور اِنٹرنیٹ پر لاکھوں ویب صفحات شائع ہو چکے ہیں، مگر پاکستانی قوم کو اُس کے اَثرات سے ’محفوظ‘ رکھنے کے لئے نہ صرف ملکی میڈیا اَیسی خبروں کو ریلیز کرنے سے ہچکچاتا ہے بلکہ اِنٹرنیٹ پر پاکستانی کمیونٹی کی ویب سائٹس میں اُن خبروں کی اَہمیت کم کر کے پیش کرنے کی مہم بھی جاری ہے تاکہ پاکستانی قوم کو آپ کی عالمی کاوِشوں کے ثمرات سے محروم رکھا جا سکے۔

رُفقاء و وابستگان کے لئے پیغام

تاجدارِ کائنات ﷺ کا طرزِ عمل ہی ایک مسلمان کی زِندگی میں بہترین قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ نبی

اَکرم ﷺ کی ذات پر اور آپ کی اَزواجِ مطہرات پر طرح طرح کے نازیبا اِلزامات لگائے گئے مگر آپ نے قطعی طور پر کوئی جوابی گالی نہیں دِی، کبھی بددُعا نہیں دِی، آپ کی سیرتِ طیبہ سے منور صحابہ کرامؓ میں سے بھی کسی نے جذبات میں آکر دُشمنانِ اِسلام کا گریبان نہیں پکڑا۔ حتیٰ کہ طائف کے بازاروں میں قوم نے جب آپ کو لہولہان کر دیا اور فرشتوں کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا، جبرئیلِ اَمینؑ طائف کے مکینوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دینے کے اِرادے سے حضور نبی اَکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مگر آپ ﷺ نے اِجازت نہ دی۔ اِس سطح کی بدسلوکی کے جواب میں بھی رحمۃٌ للعالمین ﷺ نے اُن کے حق میں فقط دُعا ہی کی اور جبرئیلِ اَمین کو یہ فرما کر روک دیا کہ یہ نہ سہی شاید اِن کی اَگلی نسلیں اِیمان لے آئیں۔

چنانچہ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں مصطفوی کارکنوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی کی گالی کے جواب میں اُسے گالی دیں۔ ہمارا مقابلہ کردار کا مقابلہ ہے۔ مخالف اپنی بدکرداری میں جتنا بھی نیچے اُتر جائے، ہمیں اَپنے مصطفوی کردار کے ساتھ اُس کے سامنے سینہ سپر رہنا ہے۔ اگر ہم مصطفوی کارکن ہیں اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے مشن کی کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں مصطفوی سیرت کو اَپنانا ہوگا۔

یاد رکھیں! گالی کے جواب میں گالی دینے سے ہم بھی ویسے ہی بن جاتے ہیں اور یہی مخالفین چاہتے ہیں۔ اِس لئے جب بھی کوئی علمی نوعیت کا اِعتراض کرے تو اُس کا علمی جواب دیں، مگر ہماری زبان سے ہمارا مصطفوی کارکن ہونا نظر آئے اور جب کوئی جاہلانہ روِش کے ساتھ گالی دے یا برا بھلا کہے تو اُس کے لئے صرف سلامتی کی دُعا کریں۔

یاد رکھیں! حق کے خلاف پروپیگنڈا وقتی طور پر نقصان دِہ دِکھائی دیتا ہے مگر بعد اَزاں اُس میں اَہلِ حق کا ہی بے شمار فائدہ ہوتا ہے، جو وقتی طور پر سمجھ میں نہیں آتا۔ ’’حاسد کو اگر پتہ چل جائے کہ اُس کے حسد سے اَہلِ حق کو کتنا فائدہ ہو رہا ہے تو وہ حسد میں آکر حسد کرنا چھوڑ دے۔‘‘

سیرتِ طیبہ میں اِس کی ایک بہترین مثال موجود ہے۔ مشرکینِ مکہ کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر ایک بڑھیا شہرِ مکہ چھوڑ کر جا رہی تھی۔ نبی اَکرم ﷺ اُس کی مدد کرنے کے لئے اُس کا سامان اُٹھا کر ساتھ چل دیئے۔ کچھ دُور تک چلنے کے بعد وہ عورت بولی: تم بھلے آدمی معلوم ہوتے ہو، بہتر ہوگا کہ تم بھی یہ شہر چھوڑ دو۔ آپ ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو وہ کہنے لگی کہ یہاں ایک جادُوگر رہتا ہے، جو

اُس کی بات سن لیتا ہے وہ اُسی کا ہو جاتا ہے، اُس کا نام **محمد** ہے، اُس سے بچ کر رہنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محمد تو میں ہی ہوں۔ چند لمحے حضور ﷺ کے ساتھ چل کر وہ آپ کے اَخلاق و کردار سے اِتنا متاثر ہو چکی تھی کہ فوری اِسلام قبول کر لیا۔

اِس واقعہ میں دِیگر بہت سی حکمتوں کے علاوہ ایک سبق منفی پروپیگنڈا کا اَہلِ حق کے لئے فائدہ مند ہونا بھی ہے۔ اگر مشرکینِ مکہ حضور ﷺ کے خلاف اِتنا پروپیگنڈا نہ کرتے تو وہ بڑھیا یوں حقیقت کو قریب سے نہ دیکھ پاتی، جتنا اُسے اِس صورت میں موقع ملا۔ یہ مشرکینِ مکہ کا پروپیگنڈا ہی تھا، جس نے اُس بڑھیا کو تاجدارِ کائنات ﷺ کا پیغام براہِ راست سننے کا موقع دیا۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔ (آل عمران، ۳: ۵۴)

’’پھر اُنہوں نے خفیہ سازش کی اور اَﷲ نے مخفی تدبیر فرمائی، اور اَﷲ سب سے بہتر مخفی تدبیر فرمانے والا ہے۔‘‘

یوں اَﷲ ربّ العزت دِین دُشمن طاقتوں کی تدبیروں کو بھی اِسلام کے مفاد میں اِستعمال کرتا ہے۔ پس اگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خلاف پروپیگنڈا کی وجہ سے نئے لوگوں تک تحریک کا اچھا یا برا پیغام پہنچ رہا ہے تو ہمیں اِس موقع کو ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہیے۔

ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم منفی پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر شکست خوردگی کا مظاہرہ کرنے یا گالی گلوچ بکنے والوں کو جواباً گالی دینے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ’’بیداریٔ شعور‘‘ کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا پیغام براہِ راست ذرائع (آپ کی تصانیف و خطابات) کی مدد سے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں کیوں کہ یہی اِس دور میں اَصل جہاد ہے۔ اگر ہم میں سے ہر کارکن ’’بیداریٔ شعور‘‘ کے لئے شیخ الاسلام کے پیغام کو اُنہی کی زبان میں ہزاروں لاکھوں لوگوں تک پہنچانے میں اَپنے دِن رات صرف نہیں کر سکتا تو ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم منفی پروپیگنڈا سے پریشان ہوں یا مخالفین کو جوابی گالیوں سے نوازنے لگیں۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا، اَے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لئے

مختصر تعارف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

دورِ حاضر کے عظیم اِسلامی مفکر، محدّث، مفسر اور نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری 19 فروری 1951ء کو پاکستان کے شہر جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جدید علوم کے ساتھ ساتھ قدیم اِسلامی علوم بھی حاصل کیے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اور قانون کے اِمتحانات اَعلیٰ ترین اِعزازات کے ساتھ پاس کیے اور Punishments in Islam, their Classification and Philosophy کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عالمِ اِسلام کی عظیم المرتبت رُوحانی شخصیت قدوۃُ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ سے طریقت و تصوف اور سلوک و معرفت کی تعلیم و تربیت حاصل کی اور اَخذِ فیض کیا۔ آپ نے **علم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقه، علم التصوف والمعرفة، علم اللغة والأدب، علم النحو والبلاغة** اور دیگر کئی اِسلامی علوم و فنون اور منقولات و معقولات کا درس اور اَسانید و اِجازات اپنے والد گرامی سمیت ایسے جید شیوخ اور کبار علماء سے حاصل کی ہیں، جنہیں گزشتہ صدی میں اِسلامی علوم کی نہ صرف حجت تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ تک مستند و معتبر اَسانید کے ذریعے منسلک ہیں۔ آپ نے اپنے سلسلۂ سند کی دو کتبِ اَسانید (الاَثبات) **"اَلْجَوَاهِرُ الْبَاهِرَة فِي الْأَسَانِيْدِ الطَّاهِرَة"** اور **"اَلسُّبُلُ الْوَهْبِيَّة فِي الْأَسَانِيْدِ الذَّهَبِيَّة"** میں اپنے تین سو سے زائد طُرقِ علمی کا ذِکر کیا ہے۔

آپ کے اساتذہ میں عرب و عجم کی معروف شخصیات شامل ہیں، جن میں الشیخ المعمّر حضرت ضیاء الدین احمد القادری المدنی، محدّث الحرم الامام علوی بن عباس المالکی المکی، الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی، محدثِ اَعظم علامہ سردار احمد قادری، علامہ سید ابوالبرکات احمد محدث الوری، علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہی، علامہ عبد الرشید الرضوی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ آپ کو اِمام یوسف بن اِسمٰعیل النبہانیؒ سے الشیخ حسین بن احمد عسیران اللبنانی کے صرف ایک واسطے سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ اِسی طرح آپ کو حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی سے اُن کے خلیفہ الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنی کے صرف ایک واسطے سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ اِمام الہند حضرت

الشاہ احمد رضا خان کے ساتھ صرف ایک واسطہ سے تین الگ طُرق کے ذرِیعے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ علاوہ اَزیں آپ نے بے شمار شیوخِ حرمین، بغداد، شام، لبنان، طرابلس، مغرب (مراکش)، شنقیط (موریطانیہ)، حضرموت (یمن) اور پاک و ہند سے اِجازات حاصل کی ہیں۔ اِس طرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذاتِ گرامی میں دُنیا بھر کے شہرہ آفاق مراکزِ علمی کے لامحدُود فیوضات ہیں۔

آپ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں قانون کے اُستاد رہے ہیں۔ آپ نے پاکستان میں اور بیرونِ ملک خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، سکینڈی نیویا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا خصوصاً مشرقِ وُسطیٰ اور مشرقِ بعید میں اِسلام کے مذہبی و سیاسی، رُوحانی و اَخلاقی، قانونی و تاریخی، معاشی و اِقتصادی، معاشرتی و سماجی اور تقابلی پہلوؤں پر مشتمل مختلف النوع موضوعات پر ہزاروں لیکچرز دیئے۔ سال 2010ء میں آپ نے 'جارج ٹاؤن یونیورسٹی' اور 'یونائیٹڈ اسٹیٹس اِنسٹیٹیوٹ آف پیس' (امریکہ) میں اِسلام کے تصورِ جہاد کے حوالے سے خصوصی لیکچرز دیئے اور عالمِ مغرب کے ذِہنوں پر چھائی ہوئی گرد دُور کی۔ علاوہ ازیں برطانیہ میں ہونے والی 'گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس' میں بھی آپ نے خصوصی شرکت کی اور لیکچر دیا۔ جنوری 2011ء میں آپ نے عالمِ اِسلام کی واحد نمائندہ مذہبی شخصیت کے طور پر 'ورلڈ اِکنامک فورم' کے سالانہ اِجلاس برائے سال 2011ء میں شرکت کی اور اپریل 2011ء میں آپ نے 'یو۔این اِسلامک ورلڈ فورم' کے اِجلاس میں بطور نمائندہ اُمتِ مسلمہ شرکت کی۔

آپ کے سیکڑوں موضوعات پر پانچ ہزار سے زائد ریکارڈڈ لیکچرز آڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs کی صورت میں دستیاب ہیں، جن میں بعض موضوعات ایک ایک سو سے زائد خطابات کی سیریز کی شکل میں ہیں۔

آپ کی تصانیف کی تعداد کم و بیش ایک ہزار (1,000) ہے، جن میں سے چار سو سے زائد کتب اُردو، انگریزی، عربی و دِیگر زبانوں میں طبع ہو چکی ہیں، جب کہ مختلف موضوعات پر آپ کی بقیہ چھ سو کتب کے مسوّدات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ آپ نے دورِ جدید کے چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے علمی و تجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے گہرے اور حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعے پر رکھی، جس نے کئی قابلِ تقلید نظائر قائم کیں۔ فروغِ دین میں آپ کی دعوتی و تجدیدی اور اِجتہادی کاوِشیں منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔ جدید عصری علوم میں وقیع خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ

آپ نے ’’عرفان القرآن‘‘ کے نام سے اُردو اور The Glorious Quran کے نام سے انگریزی زبان میں جامع اور عام فہم ترجمہ کیا ہے، جو قرآن حکیم کے اُلوہی بیان کا لغوی و نحوی، اَدبی، علمی، اِعتقادی، فکری اور سائنسی خصوصیات کا آئینہ دار ہے۔ یہ ترجمہ کئی جہات سے عصرِ حاضر کے دیگر تراجم کے مقابلے میں زیادہ جامع اور منفرد ہے۔ علم الحدیث میں آپ کی تألیفات ایک گراں قدر علمی سرمایہ ہیں۔ آپ کی ضخیم ترین تصنیف پچیس ہزار اَحادیث کا مجموعہ جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخِرُ الأُمَّة ہے، جو مختلف النوع موضوعات پر بیس جلدوں کا مجموعہ ہے، جس کی مثال پچھلی کئی صدیوں کے علمی سرمائے میں ناپید ہے۔ امام نوویؒ کی رِيَاضُ الصَّالِحِين اور خطیب تبریزیؒ کی المِشْكَاةُ الْمَصَابِيح کے اُسلوب پر دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق مُخْتَصَرُ الْمِنْهَاجِ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ پوری دُنیا میں ہر خاص و عام سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہے، جب کہ پانچ ہزار اَحادیث پر مشتمل مفصل نسخہ بعنوان اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ کی چار جلدیں زیرِ تکمیل ہیں۔ اِسی طرح هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلٰى مِنْهَاجِ الْقُرْآن وَالسُّنَّة اڑھائی ہزار اَحادیث کا دو جلدوں پر مشتمل اِیمان اَفروز تربیتی نوعیت کا عظیم مجموعہ ہے، جو آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ نبوی کے ساتھ ساتھ آثارِ صحابہ و تابعین اور اَقوالِ اَئمہ و سلف صالحین کا بھی نادِر ذخیرہ ہے۔ اِسی طرح اَلْعَطَا فِي مَعْرِفَةِ الْمُصْطَفٰى ﷺ کے عنوان سے حضور نبیٔ اَکرم ﷺ کے فضائل، شمائل، خصائص اور معجزات کے حوالے سے کئی جلدوں میں پانچ ہزار اَحادیث پر مشتمل مجموعہ بھی زیرِ ترتیب ہے۔ مزید برآں قاضی عیاض کی اَلشِّفَا کی طرز پر مَكَانَةُ الرِّسَالَةِ وَالسُّنَّة کے موضوع پر ایک عظیم علمی شاہکار عربی زبان میں دو ضخیم جلدوں پر قریبِ تکمیل ہے۔ اُردو زبان میں سیرۃُ الرسول ﷺ کے موضوع پر 12 جلدوں پر مشتمل سب سے بڑی تصنیف بھی آپ ہی کی ہے۔ علاوہ ازیں اِیمانیات، اِعتقادیات، تصوف و رُوحانیت، معاشیات و سیاسیات، سائنس اور جدید عصری موضوعات پر بھی آپ کی متعدد تصانیف دُنیا کی بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو رہی ہیں۔

سال 2010ء میں آپ نے ’’دہشت گردی اور فتنہ خوارِج‘‘ کے عنوان سے ایک مبسوط تاریخی فتویٰ جاری کیا، جس میں آپ نے دہشت گردی اور خودکُش حملوں کی موجودہ لہر اور اُس کے پس منظر کا

تارِیخی و تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔ اِس فتویٰ نے پوری دُنیا میں قبولِ عام حاصل کیا ہے اور انگریزی و عربی میں ترجمہ مکمل ہونے کے علاوہ دُنیا کی دیگر زبانوں میں بھی اُس کے تراجم کا کام جاری ہے۔

آپ کی قائم کردہ تحریکِ منہاجُ القرآن دُنیا کے سو سے زائد ممالک میں اِسلام کا آفاقی پیغامِ اَمن وسلامتی عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ آپ کو عالمی سطح پر اَمن کے سفیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے؛ جب کہ بہبودِ اِنسانی کے لیے آپ کی علمی وفکری اور سماجی وفلاحی خدمات کا بین الاقوامی سطح پر اِعتراف بھی کیا گیا ہے۔ آپ نے پاکستان میں 'عوامی تعلیمی منصوبہ' کی بنیاد رکھی جو غیر سرکاری سطح پر دُنیا بھر کا سب سے بڑا تعلیمی منصوبہ ہے۔ اِس منصوبے کے تحت اَب تک ایک چارٹرڈ یونیورسٹی (منہاج یونیورسٹی لاہور) اور پاکستان بھر میں سیکڑوں اسکولز و کالجز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ ماضی قریب میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ فردِ واحد نے اپنی دانش و فکر اور عملی جدّو جہد سے فکری و عملی، تعلیمی و تحقیقی اور فلاحی و بہبودی سطح پر ملّتِ اِسلامیہ کے لیے اِتنے مختصر وقت میں اِتنی بے مثال خدمات اَنجام دِی ہوں۔ بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک فرد نہیں بلکہ عہدِ نو میں ملّتِ اِسلامیہ کے تابندہ و روشن مستقبل کی نوِید ہیں۔ ملاحظہ ہو: www.Tahir-ul-Qadri.com

شیخ الاسلام کے تارِیخ ساز کارنامے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دِین کے ہمہ جہتی زوال کو عروج میں بدلنے کے لئے 17 اکتوبر 1980ء (بمطابق 8 ذوالحجہ 1400ھ) کو اِدارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر اپنی عالمگیر تجدِیدی کاوِشوں کا آغاز کیا اور صرف 30 سال کے قلیل عرصہ میں علمی و فکری، تحقیقی و تعلیمی اور عملی میدانوں میں اَیسے ہمہ جہت کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کے لئے صدیاں درکار ہوتی ہیں۔ اِختصار کے پیشِ نظر ذیل میں آپ کے چند تاریخ ساز کارنامے پیش خدمت ہیں۔

عظیم ترین کارنامہ...... دِین و دُنیا کی ثنوِیت کا خاتمہ

موجودہ صدی کے مجدّد ہونے کے ناتے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے دِین اور دُنیا کی دُوئی اور ثنوِیت (duality) کو ختم کرتے ہوئے دُنیا اور مذہب

دونوں کو دِین اِسلام کا جزوقرار دیا۔ جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں حتیٰ کہ غیر مسلم مستشرقین کو بھی سائنسی حقائق کے مطابق دین کے ہمہ جہت پہلوؤں کو اِکیسویں صدی میں دُنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے قابل ثابت کیا اور اَیسی تمام دِیواروں کو مسمار کیا جو دُنیادار طبقے کو دِین دار طبقے سے جدا کرتی تھیں تا کہ دُنیادار لوگوں کو دینِ اِسلام کو قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آ سکے اور صدیوں کے زوال کی وجہ سے اُن کے قلوب واَذہان میں دِین بارے پیدا ہو جانے والی غلط فہمیوں کا اِزالہ ہو سکے۔

شیخ الاسلام نے اپنی تجدیدی کاوِشوں کے ذرِیعے صدیوں سے فکرِ اِسلامی پر مسلط جمود کو توڑتے ہوئے اِسلام کا جدید دَور کے تقاضوں کے مطابق بطور سیاسی، معاشی، قانونی اور سماجی نظام کے قابلِ نفاذ اور وقت کی ضرورت ہونا ثابت کیا۔ اِس سلسلہ میں 'قرآنی فلسفہ اِنقلاب'، 'اِقتصادیاتِ اِسلام'، 'اِسلامی نظامِ معیشت'، 'اِسلام اور جدید سائنس' اور 'اِسلام میں اِنسانی حقوق' سمیت بیسیوں کتب اور سیکڑوں لیکچرز آپ کی عظیم تجدیدی کاوِشوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مؤرّخ جب تارِیخ لکھے گا تو وہ شیخ الاسلام کے اِس کارنامے کو اُن کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ قرار دے گا۔

عرفانُ القرآن (سلیس ترین اُردو/اِنگلش ترجمہ قرآن)

شیخ الاسلام نے 'عرفان القرآن' کے نام سے اُردو اور The Glorious Quran کے نام سے انگریزی زبان میں عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق عام قاری کو تفاسیر سے بے نیاز کر دینے والا قرآنِ مجید نہایت جامع اور عام فہم ترجمہ کیا ہے، جو قرآن حکیم کے اُلوہی بیان کا لغوی ونحوی، اَدبی، علمی، اِعتقادی، فکری اور سائنسی خصوصیات کا آئینہ دار ہے۔ یہ ترجمہ کئی جہات سے عصرِ حاضر کے دیگر تراجم کے مقابلے میں زیادہ جامع اور منفرد ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: www.Irfan-ul-Quran.com

سیرتُ الرسول ﷺ (اُردو زبان میں سب سے بڑی کتاب)

آپ نے اُردو زبان میں سیرتُ الرسول ﷺ پر 12 جلدوں پر مشتمل تاریخ کی سب سے ضخیم کتاب لکھ کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا، بالخصوص 2 جلدوں پر مشتمل مقدمہ سیرتُ الرسول ﷺ لکھا، جو سیرت نگاری کا ایک نادِر نمونہ ہے۔ علاوہ اَزیں سیرت الرسول کے مختلف پہلوؤں پر آپ کی 60 سے زیادہ تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔

علمِ حدیث میں بے مثال خدمات

شیخ الاسلام نے 'جَامِعُ السُّنَّه' کے نام سے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حوالہ جات سے مزین 30 ہزار اَحادیثِ مبارکہ کا 20 جلدوں پر مشتمل اَیسا مجموعہ تیار کیا ہے، جو صحاحِ ستہ کے بعد علمُ الحدیث پر ہونے والا اپنی نوعیت کا سب سے جامع اور عظیمُ الشان تحقیقی کام ہے، جس سے صدیوں تک اَہلِ علم مُستفید ہوں گے۔ اَلْمِنْهَاجُ السَّوِی اور هِدَايَةُ الْأُمَّة بھی دُنیا بھر میں دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ علاوہ اَزیں اَحادیثِ مبارکہ پر آپ کی 80 سے زیادہ تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔

تصانیف و خطابات

شیخ الاسلام نے 1000 سے زائد کتب تصنیف کی ہیں، جن میں سے چار سو سے زائد شائع ہو چکی ہیں، باقی چھ سو طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ آپ نے سیکڑوں موضوعات پر 6000 سے زائد لیکچرز دیئے، جو CDs، DVDs اور کیسٹس کی شکل میں موجود ہیں۔ آپ کی تصانیف اور خطابات کے موضوعات کی فہرست 470 صفحات پر مشتمل ہے۔ ماضی میں اَیسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی اسکالر نے اِتنی کثیر تعداد میں علمی کام کیا ہو۔ آپ کی تصانیف **www.MinhajBooks.com** اور خطابات **www.Minhaj.tv** پر مفت اِستفادہ کے لئے موجود ہیں۔

عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کا فروغ

پچھلی صدی کے اِختتام پر عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کو اِس قدر متنازعہ بنا دیا گیا تھا کہ عشق و محبتِ رسول کی بات کرنا بدعت تصور ہونے لگا تھا۔ اَیسے میں شیخ الاسلام نے عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کے دِفاع و فروغ کو اَپنے مقاصد میں سرفہرست رکھا۔ اَدب و تعظیم مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ پر بیسیوں کتب لکھیں اور ہزاروں خطابات کئے۔ اِس علمی دِفاع کے نتیجے میں نوجوان طبقہ پھر سے اَپنے محبوب نبی ﷺ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اِظہار کرنے لگا۔ یوں آپ نے عقیدۂ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو دِفاعی پوزیشن سے نکال کر قرونِ اُولیٰ کی طرز پر غالب پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔

عید میلادُ النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

میلادُ النبی ﷺ کی شرعی حیثیت ثابت کرنے کے لئے تعلیماتِ قرآن و حدیث، معمولاتِ صحابہ

وتابعین، اَقوالِ اَئمہ وفقہاء اور محدثین ومفسرین کی روشنی میں ایک ہزار صفحات کے لگ بھگ ضخیم کتاب 'میلادُ النبی ﷺ' کی صورت میں دلائل کے اَنبار لگا دیئے، جنہیں مسترد کرنا کسی کے بس میں نہ رہا۔ عملی طور پر تحریکِ منہاج القرآن کے تحت ہر سال ماہِ ربیع الاوّل میں حضور نبیٔ اَکرم ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اِظہار نہایت تُزک و اِحتشام سے کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے جشنِ عیدِ میلادُ النبی ﷺ قرونِ اُولیٰ کی طرح ایک بار پھر عالمی سطح پر اِسلامی ثقافت کا حصہ بن گیا ہے۔

گھر گھر محافلِ نعت کا فروغ

پچھلی صدی ہجری کے اِختتام تک بالعموم علماءِ کرام کی تقاریر سے پہلے ایک یا دو نعتیں پڑھی جاتی تھیں، جبکہ باقاعدہ محافلِ نعت کا رواج نہ تھا۔ برصغیر میں سب سے پہلے محافلِ نعت کا آغاز تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے ہوا۔ اُسی کا نتیجہ ہے کہ آج دُنیا کے کونے کونے میں بڑے اِہتمام سے محافلِ نعت منعقد ہو رہی ہیں۔

گوشہ دُرود کا قیام

تحریکِ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر یکم دسمبر 2005ء کو گوشہ دُرود قائم کیا گیا، جہاں ہمہ وقت دُرود شریف پڑھا جاتا ہے۔ ایک وقت میں سات باوضو اَفراد بحالتِ روزہ دُرود شریف پڑھتے ہیں، ایک فرد تلاوتِ قرآنِ مجید میں مشغول رہتا ہے۔ آٹھ گھنٹوں بعد دُوسرا دستہ اُن کی جگہ لے لیتا ہے، یوں 24 گھنٹے یہ عمل جاری رہتا ہے۔ ہر دس دن بعد نئے 21 افراد اُن کی جگہ لینے آ جاتے ہیں، یوں یہ سلسلہ تا دمِ ہنوز جاری ہے اور اِن شاء اللہ العزیز قیامت تک جاری رہے گا۔ علاوہ اَزیں تحریک کے لاکھوں کارکن اپنے گھروں میں ہفتہ وار 'حلقہ دُرود' کی محفل سجاتے ہیں۔ جنوری 2012ء تک 31 اَرب سے زائد دُرود شریف حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں پیش کیا جا چکا ہے، جو منظّم اَنداز میں دُرود شریف پڑھنے کی تاریخ میں انوکھی مثال ہے۔ ملاحظہ ہو: www.Gosha-e-Durood.com

اِحیائے تصوّف

شیخ الاسلام نے تصوّف کو کاروباری اور پیشہ ور لوگوں کے چنگل سے نکال کر اَصل رُوح کے ساتھ دوبارہ زِندہ کیا۔ تصوّف و رُوحانیت کے موضوع پر 40 سے زائد کتب، سیکڑوں دروس، اِجتماعی اِعتکاف، شب بیداریوں اور محافلِ ذِکر کے ذریعے عوامُ الناس کو تصوّف کی صحیح تعلیمات سے رُوشناس

کرایا، جو یقیناً ایک عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔

مسنون اِجتماعی اِعتکاف

شیخ الاسلام نے نوجوانوں کی رُوحانی و اَخلاقی تربیت کے لئے شہرِ اعتکاف کی صورت میں ایک عظیم اور بے مثال اَخلاقی و رُوحانی نظام دیا، جو حرمین شریفین کے بعد دُنیا کا سب سے بڑا اِعتکاف بن چکا ہے۔ یہاں ہر سال ہزار ہا اَفراد اِعتکاف بیٹھتے ہیں، جنہیں تزکیۂ نفس کے لئے منظّم تربیتی نظام سے گزارا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو: www.itikaf.com

عالمی میلاد کانفرنس اور عالمی رُوحانی اِجتماع

گزشتہ رُبع صدی سے دُنیا کی سب سے بڑی عالمی میلاد کانفرنس مینارِ پاکستان کے سبزہ زار میں منعقد کی جاتی ہے۔ اِسی طرح بغداد ٹاؤن (ٹاؤن شپ) میں لیلۃُ القدر کو سب سے بڑا عالمی رُوحانی اِجتماع منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں عالمی رُوحانی اِجتماعات پاکستان میں اپنی نوعیت کے سب سے بڑے اِجتماعات کی شکل اِختیار کر چکے ہیں۔

عوامی تعلیمی منصوبہ

وطنِ عزیز کے زوال کا سب سے بڑا سبب علم و شعور کا فقدان ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام نے دس ہزار عوامی تعلیمی مراکز، سکول، کالجز اور یونیورسٹیاں قائم کرنے کے لئے عوامی تعلیمی منصوبہ کا آغاز کیا۔ جس کے تحت اَب تک 630 سکول و کالجز اور منہاج یونیورسٹی کے نام سے ایک بین الاقوامی یونیورسٹی قائم ہو چکی ہے، جو پاکستان میں نجی سطح پر واحد اِسلامی یونیورسٹی ہے، جسے حکومت نے نہ صرف چارٹر کیا ہے بلکہ اُسے "W" کیٹگری ایوارڈ کر رکھی ہے۔ منہاج یونیورسٹی میں جامعۃُ الازہر کا رابطہ آفس بھی قائم ہے اور اُس کی ڈگری کو عالمِ اِسلام کی بڑی یونیورسٹیوں میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ منہاج یونیورسٹی میں علومِ اِسلامیہ کے علاوہ کمپیوٹر سائنسز، فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور میتھ وغیرہ میں ماسٹرز کے ساتھ ساتھ علومِ اِسلامیہ میں PhD بھی کروائی جا رہی ہے۔ ملاحظہ ہو: www.minhaj.edu.pk

دِینی و دُنیاوی تعلیم کی یکجائی

دِین اور دُنیا کی دُوئی اور ثنویت (duality) کو ختم کرنے کے لئے دِینی و دُنیاوی تعلیم کو ایک چھت

تلے جمع کرنا شیخ الاسلام کا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کا تعلیمی نظام دِینی وعصری دو نظام ہائے تعلیم میں بٹ جانے کی وجہ سے تحقیق و اِجتہاد کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ شیخ الاسلام نے اِحیائے ملتِ اِسلامیہ کے جذبے کے ساتھ 'جامعہ اِسلامیہ منہاجُ القرآن' کی بنیاد رکھی، تاکہ دوسو سال سے تعلیم میں پیدا ہونے والی ثنویت کا خاتمہ کر کے دِینی اور دُنیاوِی تعلیم کو یکجا کیا جا سکے؛ اَیسے طلباء تیار کئے جائیں جو تحقیق و اِجتہاد کے دروازے کھولیں؛ معاشرے سے اور خصوصاً مذہبی طبقات سے نفرت اور کدُورت کے ماحول کو ختم کیا جائے؛ قوم کو اَیسی قیادت دی جائے جو نہ صرف وطنِ عزیز بلکہ پوری اُمتِ مسلمہ کو بحرانوں سے نکال سکے۔ چنانچہ آپ نے رِوایتی مذہبی تعلیم کے نصاب میں دَورِحاضر کے تقاضوں کے مطابق اِنقلابی تبدیلیاں کیں اور جدید عصری تعلیم کو لازِمی قرار دیا، جس سے معاشرے میں علماء کے وقار میں اِضافہ ہوا۔ آج 30 سال گزرنے کے بعد بہت سے مدارس اِس 'تجدِیدی حکمت' کو سمجھنے کے بعد اپنے ہاں دُنیاوِی تعلیم کا اِنتظام شروع کر رہے ہیں۔

نسلِ نو کی رہنمائی......منہاجینز

شیخ الاسلام نے آئندہ نسلوں کی علمی اور فکری رہنمائی کے لئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے شاگرد تیار کر دیئے ہیں، جنہیں نوعمری میں ہی اَندرون و بیرونِ ملک ثقہ علمی شخصیات کے طور پر قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے اور وہ دُنیا بھر میں اِسلام کا پیغام عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پھیلا رہے ہیں۔ www.minhajians.org

صاحبزادگان کی غیر معمولی تربیت

شیخ الاسلام نے اپنے صاحبزادگان کی تربیت اِس نہج پر کی ہے کہ وہ جدید دَور کے چیلنجز کے مطابق اِسلام کی خدمت کر سکیں اور قوم کے لئے مستقبل کے Reformers ثابت ہوں۔ بڑے صاحبزادے حسن محی الدین قادری مصر میں علومِ اِسلامیہ میں PhD کر رہے ہیں اور چھوٹے صاحبزادے حسین محی الدین قادری آسٹریلیا میں Global Economy میں PhD کر رہے ہیں۔ دونوں صاحبزادگان کئی کتب کے مصنف بھی ہیں۔

اِشاعتِ اِسلام کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا اِستعمال

شیخ الاسلام نے مجدّدانہ بصیرت سے اِشاعتِ اِسلام کے لئے جدید ذرائع کو بروئے کار لانے کا

آغاز کیا۔ آج سے 30 سال قبل آپ کے خطابات کی آڈیو / ویڈیو ریکارڈنگ کا سلسلہ شروع ہوا، جب مذہبی حلقوں میں تصویر تک بنانے کو بالعموم حرام سمجھا جاتا تھا۔ اِسی طرح 1988ء سے تحریک کے رُفقاء و اَراکین کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ رکھا جاتا ہے، جس کی مدد سے ماہانہ لٹریچر کی ترسیل عمل میں لائی جاتی ہے۔ جدید مشینری سے آراستہ پرنٹنگ پریس کا آغاز 1989ء میں ہوا، جہاں شیخ الاسلام کی سیکڑوں تصانیف، ماہانہ مجلّہ جات اور منہاجُ القرآن سکولز کا نصاب پرنٹ کیا جاتا ہے۔ تحریکِ منہاج القرآن کی درجنوں ویب سائٹس میں سے سب سے پہلی www.minhaj.org کا آغاز 1994ء میں ہوگیا تھا، یہ وہ دَور تھا جب پاکستان کا عام پڑھا لکھا شخص بھی اِنٹرنیٹ سے شناسا نہیں تھا۔ یوں اِسے پاکستان کی کسی بھی تنظیم کی پہلی ویب سائٹ ہونے کا اِعزاز بھی حاصل ہے۔ علاوہ اَزیں فرید ملت رحمۃ اللہ علیہ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ میں درجنوں کمپیوٹرز ریسرچ اسکالرز کے زیرِ استعمال ہیں، جہاں شیخ الاسلام کی تصانیف پر شب و روز تحقیق و تخریج کا کام کیا جاتا ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ

عقیدۂ ختمِ نبوت پر علماءِ کرام عموماً چند دلائل پر ہی اِکتفا کیا کرتے تھے، مگر شیخ الاسلام نے اپنی کتاب میں پہلی دفعہ 100 قرآنی آیات اور 250 سے زائد اَحادیث سے عقیدۂ ختمِ نبوت ثابت کر کے ایک تارِیخی کارنامہ سرانجام دیا، جو اِس موضوع پر اِنسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِسی طرح اگر کسی کے عقائد متزلزل ہوں تو اُس کے لئے آپ کا برطانیہ میں ہونے والا خطاب ’عقیدۂ ختمِ نبوت اور ردِ قادیانیت‘ (CD#451) بہترین تحفہ ہے۔

آمدِ اِمام مہدی علیہ السلام بارے فتنے کی سرکوبی

یوں تو پہلی جنگ عظیم کے ساتھ ہی عالمِ اِسلام دورِ فتن کی لپیٹ میں آ گیا تھا، مگر چودھویں صدی ہجری کے اِختتام کے بعد اُن فتنوں کی سنگینی میں نہایت تیزی سے اِضافہ ہونے لگا، آئے روز نت نئے فتنے سر اُٹھانے لگے۔ موجودہ دورِ فتن کی سنگینیوں کو دیکھ کر حدیث کا باقاعدہ علم نہ رکھنے والے بہت سے ’کم علم علماء‘ اِسے آخری دورِ فتن سمجھ کر اِمام مہدی علیہ السلام کی جلد آمد کے مغالطے میں پڑ گئے اور اُن کی آمد کو محض چند سالوں تک محیط گرداننے لگے۔ اِس صورتحال کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کئی لوگوں نے خود کو اِمام مہدی

ظاہر کر کے لوگوں سے عقیدتیں اور نذرانے بٹورنا شروع کر دیئے۔ اِس نئے فتنے کی علمی سطح پر سرکوبی کے لئے شیخ الاسلام نے 'آمدِ اِمام مہدیؑ' کے موضوع پر اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سیر حاصل خطابات سے ثابت کیا کہ اِمام مہدیؑ کی آمد کو ایک طویل زمانہ باقی ہے۔ (CD#468 & 469)

اِمام اَبوحنیفہؒ اور علم حدیث

پچھلی صدی میں اِمام اَبوحنیفہؒ کے علمِ حدیث پر بہتان اِس قدر شدت اِختیار کر گیا تھا کہ ایک مخصوص طبقے کے پروپیگنڈا کے زیرِاَثر لوگ معاذ اللہ اُنہیں منکرِ حدیث سمجھنے لگے تھے۔ شیخ الاسلام نے 'اِمام اَبوحنیفہؒ اِمام الائمہ فی الحدیث' کے نام سے اپنی 888 صفحات کی ضخیم کتاب میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ اِمام اَعظمؒ علمِ حدیث میں بہت سے اَئمہ کے بھی اِمام ہیں۔ یوں آپ نے اپنی تجدیدی نگاہِ حکمت سے صدیوں کا قرض اُتارا۔ علاوہ ازیں آپ نے علم حدیث پر سیکڑوں خطابات میں بھی اِمام اَعظمؒ کے علمِ حدیث کی شان ثابت کی ہے۔ (CD#306 & 407) (CD#901 to 1000)

دِفاعِ شانِ علیؑ وشانِ صحابہ کرامؓ

شیخ الاسلام نے جہاں سیدنا علیؑ کی شان پر تہمت لگانے والوں کی علمی سرکوبی کی، وہیں صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو بھی قرآن وسنت کے دلائل سے اِس قبیح عمل سے روکا۔ دفاعِ شان علیؑ (CD#883 & 884) کے نام سے 12 گھنٹے طویل خطاب کیا تو دفاعِ شانِ صحابہ کرامؓ کے نام سے خطابات کا سلسلہ دو ہفتے جاری رہا۔ (CD#1407 to 1430) آپ کے اِن خطابات سے شیعہ سنی اِتحاد کی راہیں ہموار ہوئیں اور صدیوں سے جاری مخاصمت کو علمی دلائل کی بنیاد پر ختم کرنے کا آغاز ہوا۔ اَگلی نسلیں یقیناً اِس کا ثمر پائیں گی۔

بین المسالک رَواداری کی اَنوکھی تارِیخی مثال

......اَہلِ تشیّع کا منہاجُ القرآن کو مسجد بنا کر دینا

تحریکِ منہاجُ القرآن کا یہ طرۂ اِمتیاز ہے کہ اُس کے پلیٹ فارم سے آج تک کسی کے خلاف کفر و شرک کا کوئی فتویٰ جاری نہیں ہوا۔ شیخ الاسلام نے فرقہ وارانہ اِنتہا پسندی کے خاتمے کے لئے 'اپنا عقیدہ چھوڑو مت اور دُوسروں کا عقیدہ چھیڑو مت' کا اُصول وضع کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ

نے عقائدِ اَہلِ سنت پر بیسیوں کتابیں لکھیں اور سیکڑوں خطابات کیے مگر کبھی بھی کسی فرقے کا نام لے کر تنقید نہیں کی۔ تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر ہونے والی علماء کانفرنسز میں تمام مکاتبِ فکر کے علماءِ کرام کو دعوت دی جاتی ہے، جو یہاں آ کر اپنے خیالات کا آزادانہ اِظہار کرتے ہیں۔ اِسی حکیمانہ اُسلوب کا نتیجہ ہے کہ تاریخِ اِسلام میں پہلی بار شیعہ اَحباب نے مغلپورہ لاہور میں منہاج القرآن کو مسجد بنا کر دی تاکہ وہاں عقیدۂ اَہلِ سنت اور فقہِ حنفی کے مطابق نماز باجماعت کا اِنعقاد کیا جائے۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد تاریخی واقعہ ہے۔ اِسلام کے دَورِ زوال میں شیعہ سنی اِتحاد کی اِس سے بڑی مثال کوئی نہیں دی جا سکتی۔

بین المذاہب رَواداری کی اَنوکھی تاریخی مثال

...... چرچ میں نماز باجماعت اور میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا اِنعقاد

شیخ الاسلام نے مجددانہ بصیرت کے ساتھ نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان نفرت و عداوت کی آگ کم کر کے اُنہیں قریب کیا، بلکہ بین المذاہب رَواداری کے فروغ میں بے مثال کوششیں کی ہیں۔ اِس سلسلہ میں مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 9 نومبر 1998ء کو سنتِ نبوی ﷺ کی اِتباع میں عیسائی پادریوں کو مسجد میں عبادت کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے بین المذاہب رواداری کا عظیم مظاہرہ پیش کیا گیا۔ گزشتہ 12 سال سے ہر سال تحریکِ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر عیسائی کمیونٹی کے ساتھ مل کر کرسمس کیک کاٹا جاتا ہے اور اَمن کی شمعیں روشن کی جاتی ہیں۔ مذہبی رَواداری اور بقائے باہمی کی اِن کوششوں کے جواب میں تاریخ میں پہلی بار 28 فروری 2010ء کو Baptist Church شاہدرہ (لاہور) میں نماز باجماعت کے علاوہ صاحبزادہ حسین محی الدین قادری کے زیرِ صدارت عظیم الشان میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔

ملاحظہ ہو: www.InterfaithRelations.com

عالمی اِنتہاپسندی کو روکنے میں شیخ الاسلام کا کردار

اِس وقت عالمی سطح پر دو متضاد قسموں کی اِنتہاپسندی کا ماحول پروان چڑھ رہا ہے۔ ایک طرف مذہبی اِنتہاپسندی ہے تو دُوسری طرف سیکولر اِنتہاپسندی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِنتہاپسندی کی

اِن دونوں اِنتہاؤں کے درمیان عالمی سطح پر پُراَمن بقائے باہمی اور Moderation کا ایجنڈا اِس قدر متاثر کن اور مدلّل اَنداز میں دُنیا کے سامنے پیش کیا کہ اِنتہاپسندی کے ہاتھوں خوف زدہ کرۂ اَرض کے باسی آج شیخ الاسلام کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ عالمی اَمن کے حوالے سے آپ کی خدمات کے پیشِ نظر سال 2011ء میں اَقوامِ متحدہ نے تحریکِ منہاجُ القرآن کو 'خصوصی مشاورتی درجہ' دیا ہے۔ عالمی اَمن کے حوالے سے آپ کی کاوِشوں کی دُنیا بھر میں اثر پذیری ملاحظہ کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر ہونے والے آپ کے یہ تاریخی لیکچرز دیکھے جاسکتے ہیں:

CD#1506	Lecture at 'Peace for Humanity' Conference 2011 (UK)	24 Sep, 2011
CD#1310	Lecture during 'Historical Launching of Fatwa' at London (UK)	02 Mar, 2009
CD#1442	Lecture on 'Islam Today, Challenging Misconceptions'	07 Aug, 2010
CD#1437	Lecture at 'Global Peace and Unity' Conference at London (UK)	24 Oct, 2010
CD#1452	Lecture at Georgetown University, Washington D.C (USA)	08 Nov, 2010
CD#1439	Lecture at US Institute of Peace, Washington D.C (USA)	10 Nov, 2010
	Lecture at World Economic Forum, Davos (Switzerland)	27 Jan, 2011

عالمی تہذیبی تصادُم کو روکنے میں شیخ الاسلام کا کردار

جب 2006ء میں مغربی دُنیا میں موجود اِسلام دُشمن عناصر کی طرف سے آزادئ اِظہار کے نام پر 'توہین آمیز کارٹون' کا فتنہ ظاہر ہوا تو شیخ الاسلام نے پاکستان کی سڑکوں پر ٹائر جلانے اور اپنی اَملاک تباہ کرنے کی بجائے عالمی سطح پر مؤثر اِحتجاج کیا۔ اَقوامِ متحدہ کے علاوہ یورپ اور اَمریکہ سمیت تمام عالمی رہنماؤں کو خطوط لکھے۔ 'عوامی دستخط مہم' کے ذریعے اَقوامِ متحدہ کے نام 12 کلومیٹر طوِیل کپڑے کا مراسلہ بھجوایا اور اِن کوششوں کے ذریعے عالمی سطح پر یہ رائے ہموار کی کہ 'آزادئ رائے' کے نام پر 'کردارکشی' کی اِجازت نہیں دِی جاسکتی۔ جس کے نتیجے میں یہ فتنہ رفو ہوا۔

جب 2010ء میں اَمریکی پاسٹر کی طرف سے فلوریڈا کے ایک بند کمرے میں قرآنِ مجید کو نذرِ آتش کرنے کے بعد اُس کی وِیڈیو جاری کی گئی اور بعد ازاں کھلے مقامات پر قرآنِ مجید کو جلانے کی مہم کا اِعلان ہوا تو شیخ الاسلام نے اَمریکی صدر باراک حسین اوبامہ کو تنبیہ پر مبنی خط لکھا کہ اَیسی غیر ذِمہ دارانہ حرکتوں سے عالمی اَمن کی کوششوں کو دھچکا لگ سکتا ہے۔ جلسوں جلوسوں کی بجائے سفارتی سطح پر کی گئی

اِس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ اَمریکی حکومت نے فوری اُس پادری کو اِس قبیح حرکت سے روک دیا۔

دہشت گردی کے خلاف جرأت مندانہ تارِیخی فتویٰ

وطنِ عزیز میں جہاں ہزاروں بے گناہ اَفراد حالیہ دہشت گردی کی نذر ہو رہے تھے وہیں دہشت گردوں کو بہت سی نام نہاد مذہبی جماعتوں کی خاموش حمایت بھی حاصل تھی۔ اَیسے پُرخطر ماحول میں اگر کسی نے کھلے اَلفاظ میں دہشت گردی کی مذمت کی تو اُسے قتل کر دیا گیا۔ شیخ الاسلام نے کمال جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے سیکڑوں دلائل کے ساتھ دہشت گردوں کو دورِ حاضر کے خوارِج ثابت کرتے ہوئے اُن کے کفر پر 600 صفحات پر مبنی فتویٰ جاری کیا، جس میں موجود دلائل کو دہشت گردوں کی کوئی ہم نوا تنظیم ردّ کرنے کی ہمت نہ کرسکی۔ اُس فتویٰ کو دُنیا کی لاکھوں ویب سائٹس پر ڈسکس کیا گیا، دُنیا کے ہزاروں بڑے اَخبارات نے پہلے صفحات پر نمایاں کوریج دی، سیکڑوں ٹی۔وی چینلز نے اُس پر تبصرے نشر کئے، بے شمار عرب اَخبارات نے اُس فتویٰ کو خوب سراہا۔ یہ ساری کورِیج منہاج القرآن کی ویب سائٹ www.minhaj.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔ عرب ممالک میں شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اَخبار 'الشرقُ الاوسط' نے چار بڑے صفحات پر فتویٰ کو کورِیج دی اور لکھا:

''ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے اِس تارِیخی فتویٰ کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں؛ اوّل اُن اِسلام دُشمن طاقتوں کی محنت پر پانی پھر دیا جو اِسلام کو مغرب میں ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر متعارف کروا رہی تھیں اور دُوسرے طالبان اور اَلقاعدہ کے خودکش حملوں کو قرآن و حدیث کے دلائل سے غلط ثابت کر دیا۔'' www.FatwaonTerrorism.com

عالم اِسلام کی سب سے بڑی تحریک

شیخ الاسلام نے جدید دَور کے تقاضوں کے مطابق عالمی سطح پر تنظیمی نیٹ ورک قائم کیا اور تحریکِ منہاجُ القرآن کو نہ صرف ملک پاکستان کے کونے کونے میں UC لیول تک پھیلایا بلکہ بین الاقوامی سطح پر دُنیا کے 100 سے زائد ممالک میں مذہبی، تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں پر مشتمل تنظیمی نیٹ ورک قائم کر کے تحریکِ منہاج القرآن کو اپنی نوعیت کی دُنیا کی سب سے بڑی تحریک بنا دیا۔ آج یورپ کے ہر بڑے شہر میں آپ کو پاکستان کی کوئی اور پہچان ملے یا نہ ملے مگر منہاجُ القرآن کا عظیم الشان اِسلامک سنٹر

ضرور ملے گا، جو وہاں کی مقامی مسلم کمیونٹی کے لئے دِینی، دعوتی اور ثقافتی سرگرمیوں کے مراکز کے طور پر اِستعمال ہو رہے ہیں۔ www.MinhajOverseas.com

حقوقِ نسواں (Women Rights)

شیخ الاسلام نے اپنی تجدیدی بصیرت کو بروئے کار لائے ہوئے خواتین کے وہ حقوق جو اُنہیں اِسلام نے دیئے ہیں اُن سے رُوشناس کرنے اور مغرب زدہ NGOs کے اِسلام مخالف پروپیگنڈا کا منہ بند کرنے کے لئے مادرِ تحریک بیگم رِفعت جبین قادری کی زیرِ قیادت 5 جنوری 1988ء کو منہاجُ القرآن وِیمن لیگ قائم کی۔ آج یہ تنظیم خواتین کے حقوق کے لئے جد و جہد کرنے والی پاکستان کی سب سے بڑی عملی، نظریاتی اور فکری تنظیم بن چکی ہے، جو خواتین میں شعور و آگہی کے فروغ کے لئے ملک کے طول و عرض میں بڑے مؤثر اَنداز میں اپنے پروگرامز ترتیب دے رہی ہے اور مردوں کے شانہ بشانہ دُنیا بھر میں اپنا دعوتی اور تنظیمی نیٹ ورک قائم کر چکی ہے۔ www.MinhajSisters.com

سُود کا متبادل معاشی نظام

دورِ حاضر کے معاشی چیلنجز کے پیشِ نظر شیخ الاسلام نے 17 اکتوبر 1992ء کو ملک میں رائج سودی نظام کے متبادل اِسلامی نظامِ معیشت پیش کیا، جسے ملک کے معروف بینکاروں اور ماہرینِ معیشت نے سراہا اور قابلِ عمل قرار دیا۔

متبادِل نظامِ اِنتخاب

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے جملہ مسائل کا سبب اُس کا اِنتخابی نظام ہے، جو صرف قوم کے بدترین لوگوں کو حکمرانی کا موقع دیتا ہے اور کوئی مخلص اور باصلاحیت قیادت اُس نظام کے ذریعے سو سال میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ بات شیخ الاسلام نے آج سے دو دہائیاں قبل فرمائی تھی اور آج قوم اِس حقیقت سے اِنکار نہیں کر سکتی۔ آپ نے اُس فرسودہ نظامِ اِنتخاب کا متبادل 'متناسب نمائندگی کا شورائی نظام' پیش کر کے ایک تارِیخی کارنامہ سرانجام دیا۔

سیاسی جدوجہد

شیخ الاسلام نے پاکستان کو ایک جدید ویلفیئر اسٹیٹ بنانے اور اِسلام کو اِس ملک میں قابلِ عمل

نظام کے طور پر لاگو کرنے کے عزم کے ساتھ 'پاکستان عوامی تحریک' کے نام سے اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا۔ دو بار اِلیکشن میں حصہ لیا اور اُس دوران 'پاکستان عوامی اِتحاد' کی صورت میں پاکستان پیپلز پارٹی سمیت پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں سے خود کو صدارت کا اَہل تسلیم کروایا۔ آپ حلقہ NA-127 لاہور سے قومی اَسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے مگر آپ نے جلد محسوس کر لیا کہ پاکستان میں موجودہ نظامِ انتخاب کے تحت کوئی بڑی تبدیلی ممکن نہیں۔ ہماری اَسمبلیاں بھی قومی مفادات کے اَیجنڈا پر آزادانہ بحث نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ آپ اَسمبلی سے مستعفی ہو کر دوبارہ تعلیمی و شعوری اِنقلاب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں اُصولوں کی بنیاد پر قومی اَسمبلی سے پہلا اِستعفیٰ ہے۔ آپ نے پاکستان عوامی تحریک کا اَیسا تارِیخی منشور پیش کیا کہ کوئی جماعت آج تک اَیسا جامع اور منفرد منشور پیش نہیں کر سکی۔ ملاحظہ ہو: www.PAT.com.pk

سابقہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو......تحریکِ منہاجُ القرآن کی لائف ممبر

پاکستان کی سابقہ وزیرِ اَعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے تحریکِ منہاجُ القرآن کے بین الاقوامی سطح پر کام، نظم و ضبط اور اُس کی دعوتی، تربیتی اور تعلیمی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر 6 اگست 2003ء کو منہاجُ القرآن اِسلامک سنٹر Romford Road لندن کے وزٹ کے دوران اِدارے کی لائف ممبر شپ حاصل کی۔ اُس موقع پر اُنہوں نے کہا کہ اِدارہ منہاجُ القرآن مغربی دُنیا میں سب سے بہتر اور مؤثر اَنداز میں اِسلام کی خدمت کا کام کر رہا ہے۔ میں ڈاکٹر طاہر القادری کے نیٹ ورک اور کام سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اِدارے کی لائف ممبر شپ لینے کا فیصلہ میرا ذاتی فیصلہ ہے۔

بے لوث قیادت کا اِستغناء

بے لوث قیادت ہی خدمتِ اسلام کے عظیم مشن کے ساتھ عوامُ الناس کی پختہ وابستگی کا سبب بن سکتی ہے۔ شیخ الاسلام کی زِندگی میں مختلف مواقع پر بہت سے حکومتی و غیر حکومتی اِداروں اور شخصیات نے اَپنے جائز یا ناجائز مقاصد کے لئے مختلف پیشکشیں کیں، مگر اُنہوں نے اپنی زندگی کو دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے وقف کئے رکھا اور دولت، عہدہ اور جاہ و منصب کی لالچ سے اِس قدر دُور رہے کہ

آمدن کے بہت سے جائز ذرائع بھی اپنے اُوپر حرام کیئے رکھے۔

جنرل محمد ضیاء الحق نے آپ کو سینٹ میں ٹیکنو کریٹس کی سیٹ آفر کی، آپ کے اِنکار پر مختلف مواقع پر وزیر قانون، وزیر تعلیم، وزیر مذہبی اُمور، چیئرمین اِسلامی نظریاتی کونسل اور سفیر بننے کی پیشکش بھی کی، مگر آپ نے قبول نہیں کی۔

جن دِنوں آپ سپریم کورٹ کے اَپلیٹ شریعت بنچ میں بحیثیت مشیر پیش ہوتے تھے، ایک وکیل نے 10 کروڑ مالیت کی اَراضی کے مقدمہ میں اَپنے حق میں بیان دینے کے عوض 25 لاکھ روپے کی پیشکش کی مگر آپ نے اُسے سخت اَلفاظ میں جھاڑ پلاتے ہوئے کہا کہ تم 25 لاکھ میں میرے ایمان کا سودا کرنا چاہتے ہو!

ایک بار اَمریکی وفد کے سربراہ پروفیسر عبدہٗ الخولی نے آپ کو بھاری تنخواہ کے عوض ایک اَمریکی یونیورسٹی میں پروفیسر شپ کی پیشکش کی، مگر آپ نے اِحیائے اِسلام کے عالمگیر مشن کی مصروفیت کے سبب وہ قبول نہ کی۔

جاپان کے دَورہ کے دوران ایک بار تحریکِ منہاجُ القرآن جاپان کی تنظیم نے آپ کے دورہ جات کے لئے ہیلی کاپٹر گفٹ کرنا چاہا، مگر آپ نے اُسے بیچ کر وہ رقم جاپان میں تبلیغ واِشاعتِ اِسلام پر صرف کرنے کا حکم دیا۔ اَمریکہ، برطانیہ اور یورپ سمیت دُنیا کے بہت سے ممالک میں سینما ہال، گرودوارے اور چرچ خرید کر اِسلامک سنٹرز بنائے جا رہے ہیں، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شیخ الاسلام نے اپنی ذات کے لئے تحائف اور نذرانے لینا حرام کر رکھا ہے۔

پاکستان میں بھی دفاتر، لائبریریز، یونیورسٹی، سکول، کالجز کی صورت میں تحریکِ منہاجُ القرآن کی ہزاروں عمارات موجود ہیں۔ اَندرون و بیرونِ ملک تحریک کی تمام جائیداد اِدارہ منہاجُ القرآن کے نام رجسٹرڈ ہے۔ اِدارے کے بیسیوں اکاؤنٹس میں سے کسی ایک پر بھی نہ خود، نہ ہی کوئی فیملی ممبر دستخطی ہیں۔ آپ کی کل جائیداد صرف ماڈل ٹاؤن میں ایک کنال پر مشتمل رہائش ہے، جس میں اُن کے دونوں شادی شدہ بیٹے بھی رہائش پذیر ہیں۔

شیخ الاسلام کی تصانیف اور خطابات دُنیا بھر میں کسی بھی دُوسرے اِسلامی اسکالر سے زیادہ فروخت

ہوتی ہیں، مگر آپ نے اُن کی آمدنی ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاجُ القرآن کے نام وقف کر رکھی ہے۔ اگر آپ صرف اپنی کتب اور سی ڈیز کی آمدنی ہی لینا شروع کر دیتے تو شائد آج آپ کا شمار پاکستان کے اَمیر ترین لوگوں میں ہوتا۔

شیخ الاسلام بارے مختلف شخصیات کے تأثرات

جہاں کچھ عاقبت نا اندیش لوگ شیخ الاسلام کی زِندگی بھر کی خدمات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اُن کی بعض تجدیدی حکمتوں کے خلاف زہر اُگلنے میں مصروف ہیں وہیں ہر گوشۂ حیات سے وابستہ بے شمار ممتاز شخصیات آپ کے علمی و فکری اور اِجتہادی و تجدیدی کارناموں کی معترف بھی ہیں۔ اِختصار کے پیشِ نظر ذیل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے چیدہ چیدہ شخصیات کے تأثرات پیش خدمت ہیں۔

1- قدوۃُ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادیؒ

’’ہم اِدارہ منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہر القادری کے کام سے بہت مطمئن ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری طریقہ قادریہ اور دینِ اِسلام کی عالمگیر سطح پر خدمت کر رہے ہیں۔ اُن پر کیچڑ اُچھالنا اور اس کے اُوپر تکفیر کرنا سخت ناگوار اور نقصان دِہ کوشش ہے۔ ہر کسے باشد، جو بھی اِس اِدارہ (منہاج القرآن) کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے وہ خود کو طریقۂ قادریہ پر نہ سمجھے اور یہ بھی نہ خیال کرے کہ وہ اِسلام کی کوئی خدمت کر رہا ہے، بلکہ وہ مذہب کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔ چنانچہ علماءِ کرام، مشائخِ عظام، سنی، حنفی برادران بالخصوص مریدینِ حضرت غوثِ اَعظم دستگیر سے اِلتماس ہے کہ وہ دِل کی گہرائیوں سے اِدارہ منہاجُ القرآن سے وابستگی اِختیار کریں اور اُس کی خدمت کریں۔‘‘

2- حضرت پیر خواجہ قمرالدین سیالویؒ

1966ء میں دارالعلوم سیال شریف میں منعقدہ تقریب میں شیخ الاسلام نے 15 سال کی عمر میں اَیسا علمی و فکری خطاب کیا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے آپ کا ماتھا چومنے کے بعد مائیک پر عظیم تأثرات سے نوازتے ہوئے فرمایا:

’’لوگو! آپ نے اِس بچے کا خطاب تو سن لیا ہے، میں آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اِس بچے

پر فخر ہے، اِن شاء اللہ ایک دِن اَیسا آئے گا کہ یہی بچہ (محمد طاہرالقادری) عالمِ اِسلام اور اَہلِ سنت کا قابلِ فخر سرمایہ ہوگا۔ یہ آسمانِ علم وفن پر نیرِ تاباں بن کر چمکے گا۔ اِس کے علم وفکر اور کاوِش سے عقائدِ اَہلِ سنت کو تقویت ملے گی اور علم کا وقار بڑھے گا۔ اَہلِ سنت کا مسلک اِس نوجوان کے ساتھ منسلک ہے اور اِس کی کاوِشوں سے ایک جہاں مستفید ہوگا۔‘‘

3۔ فضیلۃُ الشیخ الدکتور محمد بن علوی المالکی المکیؒ (محدثِ حرم کعبہ)

20 نومبر 1995ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریکِ منہاجُ القرآن پر منعقدہ عالمی علماء و مشائخ کنونشن میں خطبہ صدارت کے دوران فرمایا: ’’تحریکِ منہاجُ القران کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا لیکن آج اپنی آنکھوں سے دیکھا تو محسوس ہوا کہ حقیقت کے مقابلے میں کم سنا تھا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاف نیت اور پاکیزہ حسن کو لے کر نکلے ہیں۔ اُن کے اِرادے بلند اور جذبے جواں ہیں، اِس لئے کامیابیاں اُن کے قدم چومتی ہیں۔ یہ اُس برکت کا حصہ ہیں جسے اَللہ تعالیٰ اُمتِ محمدیہ پر ہر زمانے میں جاری رکھتا ہے۔ جب بھی باطل کی طرف سے فتنہ وفساد آیا، حق کی طرف سے اُسے ختم کرنے کے لئے بھی کوئی شخصیت نمودار ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری پر حضور ﷺ کا لطف وکرم اور نظرِ عنایت ہے اور یہ فیض قیامت تک جاری وساری رہے گا۔‘‘

4۔ غزالیٔ زماں حضرت سید اَحمد سعید کاظمیؒ

1980ء میں ’مجلسِ رضا‘ کے زیرِ اِنتظام عرس حضرت داتا علی ہجویریؒ کے موقع پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطاب کے بعد غزالیٔ زماں حضرت سید اَحمد سعید کاظمیؒ نہ صرف آپ سے بغل گیر ہوئے، ماتھا چوما، بلکہ شرکاءِ محفل سے فرمایا: ’’اِس نوجوان (محمد طاہرالقادری) کا خطاب آپ نے سنا اور اُسی سے اِن کی قابلیت کا اَندازہ بھی کر لیا ہوگا۔ اِن کے والدِ گرامی ایک معتبر عالمِ دِین اور معروف طبیب تھے اور میرے دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس نوجوان کو بہت ساری صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہے۔ میں نے اِس نوجوان سے بہت سی اُمیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اَللہ تعالیٰ نے اِس کے سینے میں فیضانِ محمدی ﷺ کا اَیسا نور رکھ دیا ہے، جو مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہے گا اور ایک عالم کو فیض یاب کرے گا۔ کاش تم بھی اُس نور کو پھلتا پھولتا دیکھ سکو۔‘‘

5- ضیاءُ الاُمت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ

1987ء میں پہلی منہاجُ القرآن کانفرنس کے موقع پر خطاب کے دوران آپ نے فرمایا: ’’خدائے قدوس کا ہم پہ اِحسان ہے کہ اُس نے آج کے دَور میں اِس مردِ مجاہد ڈاکٹر طاہر القادری کو حسنِ بیان اور دردِ دل کے ساتھ سوچ، ذِہن اور دِل کی وہ صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں کہ جن کی بدولت سب طلسم پارہ پارہ ہو جائیں گے اور وہ دِن دُور نہیں، جب غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں کامیابی کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔ اِس پُرفتن دَور میں جب میں اِس نوجوان کے بارے میں سوچتا ہوں تو میرا دِل خدا کے حضور اِحساسِ تشکر سے بھر جاتا ہے۔‘‘

6- حضرت پیر سید غلام رسول خاکی شاہؒ

وفات سے چند روز قبل ایک تفصیلی انٹرویو میں فرمایا: ’’اِس دور میں شیخ الاسلام محمد طاہر القادری کے سوا کوئی شخص دین کی خدمت کا کام کماحقہٗ نہیں کر رہا۔ پروفیسر صاحب بالکل حضور نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، اُنہوں نے جو آوازِ حق بلند کی ہے اُس پر لبیک کہنا چاہئے کیوں کہ ایسے شخص بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ اس صدی میں کوئی شخص اُن کے پائے کا نہیں ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو پوشیدہ رکھنے والی ہیں۔ اِدارہ منہاج القرآن کی مخالفت دین اِسلام کی مخالفت ہے۔ اس عالمگیر تحریک سے دین کو فائدہ اور فروغ مل رہا ہے تو اُس کی مخالفت کا مطلب ہوگا کہ مخالف پر قبر میں بندش ہوگی، لہٰذا اُس کی مخالفت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اِختلافِ رائے ہر شخص کا بنیادی حق ہے لیکن دین کے معاملہ میں شدید ردِ عمل اور بغض رکھنا درست نہیں۔‘‘

7- الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی (مفتی اعظم حنفیہ، شام)

’’ہم نے منہاج القرآن کے مختلف شعبہ جات اور سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا۔ خاص طور پر ڈاکٹر طاہر القادری کی سربراہی میں اِس تحریک کا نیٹ ورک اور نظم وضبط دیکھ کر ہماری عقل دنگ رہ گئی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم بھی اِس تحریک کے سپاہی بن کر اُس کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔‘‘

8- السید احمد ظفر الگیلانی الاشراف (سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ، بغداد شریف)

اپنے تحریری تاثرات میں فرمایا: ’’منہاج القرآن ایک عالمی سطح کی اِسلامی تحریک ہے اور اس کے

قائد و بانی ہمارے روحانی بیٹے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کی خدمات عالمی سطح پر اِسلام کی عظمت و سربلندی کا باعث ہیں۔ پاکستان کے جملہ عقیدت مندانِ غوث اعظم منہاج القرآن کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا کریں۔''

9-الشیخ احمد دیدات (معروف مناظر اسلام، ساؤتھ افریقہ)

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کے دورہ کے بعد فرمایا: ''میں ڈاکٹر طاہر القادری کی اِحیائے اِسلام اور دین کی سربلندی کے لئے کی جانے والی کاوشوں اور خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے دُنیا بھر میں کوئی بھی تحریک یا تنظیم تحریک منہاج القرآن سے بہتر منظّم اور مربوط نہیں دیکھی۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری اور اُن کی تحریک اسلام کے اِحیاء اور سربلندی کے لئے صحیح سمت پر گامزن ہیں۔''

10-صوفی برکت علیؒ لدھیانوی (دارالاحسان، فیصل آباد)

جب شیخ الاسلام اُن سے ملاقات کے لئے دارالاحسان گئے تو راستے میں بوجوہ دیر ہوگئی۔ صوفی برکت علیؒ باہر تشریف لے آئے اور بے تابی کے ساتھ فرمانے لگے: ''ابھی تک ہمارا پیارا نہیں آیا، ابھی تک ہمارا پیارا نہیں پہنچا۔''

جب شیخ الاسلام اُن کے خلوت خانہ میں گئے تو اُنہوں نے جوتے اُتارنے سے منع فرمایا دیا۔ دونوں نے خلوت میں کافی وقت گزارا اور جب باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''ڈاکٹر طاہر القادری اِس دور کے عارِف باللہ ہیں۔''

جب شیخ الاسلام واپس رخصت ہونے لگے تو فرمایا کہ آپ گاڑی پر سوار ہوں، میں پیدل چلوں گا۔ اس پر شیخ الاسلام نے عرض کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا یا آپ بھی گاڑی میں بیٹھیں۔ لیکن اُنہوں نے حکماً فرمایا کہ آپ گاڑی میں بیٹھیں۔ پھر وہ گاڑی کے ساتھ کافی دُور تک چلتے رہے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

11-صاحبزادہ پیر سید نصیر الدین نصیرؒ (سجادہ نشین، آستانہ عالیہ گولڑہ شریف)

28 جون 2008ء کو فرمایا: ''میں ڈاکٹر طاہر القادری سے محبت بھی کرتا ہوں اور عقیدت بھی رکھتا

ہوں۔ بلاشبہ ڈاکٹر طاہرالقادری علومِ اسلامیہ، فن خطابت اور تصنیف و تالیف میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور یہ عظیم صاحبِ نسبت ہیں۔‘‘

12- پیر سید امین الحسنات شاہ (آستانہ عالیہ بھیرہ شریف)

عالمی روحانی اجتماع 2007ء کے موقع پر فرمایا: ’’ہمیں حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی محبت سے پیار ہے۔ ہم نے حضور ضیاء الامتؒ کی زبان سے ہمیشہ شیخ الاسلام کے لئے محبت عقیدت اور چاہت کے الفاظ سنے ہیں۔ نبئ اکرم ﷺ کی محبت کے پیغام کو قبلہ شیخ الاسلام اِنتہائی حکمت اور دلائل کے ساتھ پوری دُنیا میں عام کر رہے ہیں۔‘‘

13- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاریؒ (سجادہ نشین کرمانوالہ شریف)

’’ڈاکٹر طاہرالقادری کے فکر و پیغام کو عمل کے سانچے میں ڈھالنے کی اشد ضرورت ہے، کیوں کہ اس مردِ مجاہد کی سرپرستی میں جاری تحریک کے ذریعے اللہ کے دین نے اپنے اِحیاء کے لئے ہمیں پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اُن کی اس مصطفوی تحریک کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیں۔‘‘

14- حضرت پیر سید کبیر علی شاہؒ (سجادہ نشین چورہ شریف)

’’اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے اس دورِ زوال میں اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کے صدقے اس امت کو ڈاکٹر طاہرالقادری جیسا مردِ حق عطا کر دیا ہے۔ تمام مشائخ اور سجادہ نشینوں کو چاہئے کہ اپنی خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کریں اور اِحیائے اِسلام کے اس عظیم مشن کی کامیابی کے لئے شیخ الاسلام کے دست و بازو بن جائیں۔ اگر میں اور میرے مرید تحریکِ منہاج القرآن کے کام آجائیں تو بڑی سعادت کی بات ہوگی۔‘‘

15- حضرت پیر فضل ربانی زاہدی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف)

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخرالزماں ﷺ کے طفیل اہل اسلام کو تحریکِ منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں دو انمول تحفوں سے نوازا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے لئے اس دورِ زوال میں شیخ الاسلام کی شخصیت بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ اُن کی علمی، فکری،

مذہبی، روحانی قیادت دین اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی امین ہے۔‘‘

16- خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ (آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف)

’’یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اُس صدی میں پیدا ہوا ہوں، جو ڈاکٹر طاہر القادری کی صدی ہے۔ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ صدیاں اُن کی مقروض ہوتی ہیں اور صدیوں تک اُن پر کام ہوتا رہتا ہے۔ شیخ الاسلام بیک وقت عالم باعمل بھی ہیں اور صوفی باصفا بھی ہیں۔ یہ عشق مصطفی ﷺ میں معمور شخصیت عطائے خداوندی ہے۔‘‘

17- مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی (صدر جمیعت علماء پاکستان)

فروری 1988ء کو منہاج یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ’’ڈاکٹر طاہر القادری کی علمی ثقاہت اور مدلل گفتگو کا کوئی ثانی نہیں۔ اِدارہ منہاج القرآن ان کی قیادت میں جس سبک رفتاری سے اِشاعتِ دین اور مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے کوشش کر رہا ہے، ہمیں اس کارِ خیر میں ان کا معاوِن بننا چاہیئے۔ ان پر تنقید و تعریض کا سلسلہ شروع کرنے والے علماء سے میری درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف محاذ آرائی کی بجائے اُن کی قیادت میں ملتِ اسلامیہ میں اِتحاد و اخوت کے لئے متحد ہو جائیں۔‘‘

18- شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضویؒ (شیخ الحدیث جامعہ رضویہ، فیصل آباد)

29 جنوری 1988ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن کے جملہ شعبہ جات کے مشاہدہ کے بعد فرمایا: ’’مجھے یہ فقید المثال اِدارہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔ الحمد للہ برصغیر میں اس ادارہ کی مثال موجود نہیں۔ اہل سنت فخر سے اپنے اس عظیم اِدارہ کی مثال پیش کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ جدید و قدیم کا حسین اِمتزاج ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری دین اسلام کی خدمت احسن انداز سے سرانجام دے رہے ہیں اور اُن کی علمی خدمات نے باطل اَفکار کا قلع قمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر طاہر القادری کا فکری علو اور نظری اِرتقاء قابلِ رشک ہے۔

19- حضرت مولانا عبد الرشید رضوی جھنگویؒ (استادِ محترم شیخ الاسلام)

’’ڈاکٹر طاہر القادری حقیقی معنوں میں اِسلام اور عقائدِ صحیحہ کے پاسبان ہیں۔ وہ تمام طلباء سے

منفرد و ممتاز تھے۔ اپنی کلاس کے سبق تو اُن کو یاد ہی ہوتے تھے مگر وہ کتب جو اُن کے نصاب میں نہیں تھیں اُن پر بھی مجھ سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ آج اللہ نے اُنہیں چہار دانگِ عالم میں شہرت دی ہے، اس کے باوجود میں نے ہمیشہ اُن کے اندر عجز و اِنکساری کو ہی غالب پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اِضافہ فرمائے اور اُن کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔‘‘

20- مولانا عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد، لاہور)

منہاج یونیورسٹی کے وزٹ کے بعد فرمایا: ’’یہاں قدیم و جدید علوم کا حسین اِمتزاج دیکھ کر اُمید پیدا ہوئی کہ دُنیا بھر میں اِسلام کی برتری کی موجودہ تحریک میں یہ اِدارہ گراں قدر خدمات سرانجام دے گا۔ اس پر اِدارہ کے بانی مفکر اسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، جملہ اساتذہ و طلبہ اور معاونین قابل مبارک باد ہیں۔‘‘

21- علامہ مقصود احمد قادری (خطیب جامع مسجد دربار داتا گنج بخش، لاہور)

منہاج القرآن علماء و مشائخ کانفرنس کے موقع پر فرمایا: ’’تحریک منہاج القرآن کو دیگر تحریکوں سے جو چیز منفرد کرتی ہے وہ اس تحریک کی اَساس و بنیاد یعنی عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی جوت جگانا ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے اِتحاد کے لئے تحریک منہاج القرآن نے ڈاکٹر طاہر القادری کی قیادت میں جو مؤثر اِنقلابی قدم اٹھایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

22- سید حیدر فاروق مودودی (فرزند ابوالاعلیٰ مودودی)

’’ڈاکٹر طاہر القادری ایک پرعزم اور اعلیٰ صلاحیتوں کی مرقع شخصیت ہیں، جن کا علمی مقام اس بات کی ضمانت ہے کہ وہ دُنیا کو اِسلام کی اصل روح اور اصل چہرہ دکھا سکتے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن میں فرقہ بندی نہیں ہے۔‘‘

23- جسٹس سید سجاد علی شاہ (سابق چیف جسٹس، سپریم کورٹ آف پاکستان)

’’ڈاکٹر طاہر القادری نہ صرف اِسلام کی خدمت کر رہے ہیں بلکہ اِسلامی تعلیمات کو غیر مسلموں کے لئے بھی مقبول بنا رہے ہیں، نیز فرقہ واریت کے خلاف اُن کی کاوشیں قابلِ ستائش ہیں۔ شیعہ سنی کے مابین اِتحاد کے لئے ان کی کاوشیں سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اُنہوں نے قومی اسمبلی کی نشست سے جس اِحتجاجی طریقہ سے اِستعفیٰ دیا، یہی جمہوریت کی اصل روح ہے، بااُصول

آدمی کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی اُصولوں پر سودا بازی نہیں کرتا۔‘‘

24- جسٹس سید نسیم حسن شاہ (سابق چیف جسٹس، سپریم کورٹ آف پاکستان)

’’ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت بہت اثر انگیز ہے۔ وہ ایک بہترین عالم اور مشنری جذبے کے تحت کام کرنے والے کامیاب اِنسان ہیں۔ ہمارے ملک کی یہ بہت بڑی خامی ہے کہ یہاں پڑھے لکھے اور مشنری جذبے سے کام کرنے والے اِنسانوں کی قدر نہیں ہوتی۔ اگر طاہر القادری جیسا کوئی شخص باہر کی دُنیا میں موجود ہوتا تو اُس کا شمار صدی کے عظیم ترین لوگوں میں ضرور ہوتا، لیکن ہمارے یہاں پر جب اِنسان گزر جاتا ہے تو اُس کی قدر ہوتی ہے۔ جیتے جاگتے کامیابیاں حاصل کرنے والے اِنسان کی ٹانگیں کھینچی جاتی ہیں اور اُسے اس کی محنت کا کریڈٹ نہیں دیا جاتا۔ لیکن میں طاہر القادری کی حکمت اور دانشمندی کا قائل ہوں کہ اُنہوں نے بہت کم عرصے میں بے پناہ کامیابیاں حاصل کیں۔‘‘

25- جسٹس غلام مجدد مرزا (سابق چیف جسٹس، لاہور ہائیکورٹ)

’’ڈاکٹر طاہر القادری کی ذاتی Integnity، اَن تھک جدوجہد، اُن کے اَفکار و کردار کی خوبصورتی، اُن کی پاکیزگی اور نیک کردار کے ساتھ مل کر اُنہیں گلشنِ اسلام کا ایک منفرد پھول بنا دیتی ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری خوفِ خدا اور عشق رسول ﷺ سے معمور ہیں۔ اُنہیں علومِ جدیدہ و قدیمہ دونوں پر عبور حاصل ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی خالص، صالح اور مکمل قیادت میں تحریک منہاج القرآن اپنی منزلِ مقصود حاصل کرے گی۔‘‘

26- ڈاکٹر مہاتیر محمد (ملائیشیا کا عظیم رہنما)

ملائیشیا عالم اسلام کی ایک تیزی سے اُبھرتی ہوئی معیشت ہے۔ نواز شریف نے اپنے دوسرے دورِ حکومت کے دوران گوہر ایوب کی سربراہی میں ٹیکنوکریٹس کا ایک گروپ ملائیشیا کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا۔ ڈاکٹر مہاتیر محمد نے دورانِ ملاقات شیخ الاسلام کی ایک کتاب وفد کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میں اِنہیں شوق سے پڑھتا ہوں، آپ بھی ان سے استفادہ کریں۔ بعد ازاں یہ بات خود گوہر ایوب نے شیخ الاسلام کو بتائی۔

ملائیشیا میں منعقدہ تیسرے بین الاقوامی Muslim Unity Convention (19 اکتوبر تا 22

اکتوبر 2010ء) میں لیکچر کے لئے برصغیر سے صرف شیخ الاسلام کو مدعو کیا گیا، جہاں اُنہوں نے تاریخی لیکچر دیا۔

27- ڈاکٹر محمد مارٹن ڈینیل کرکوف (صدر ینگسٹرز ریپبلکن پارٹی، امریکہ)

معروف قانون دان، امریکی اٹارنی اور امریکن کرسچین کونسل کے ممبر ڈاکٹر مارٹن نے 1989ء کو شیخ الاسلام کے ہاتھ پر اِسلام قبول کرنے کے بعد کہا: ''ڈاکٹر طاہر القادری کی ساتھ کچھ وقت گزرا تو اُنہوں نے میرے دل کی دُنیا بدل دی۔ اللہ کے ذکر سے میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت پیدا کر دی اور مجھے چاروں طرف سفید روشنی نظر آنے لگی، یقیناً یہ حق کی روشنی تھی۔ میں اُن کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے مجھے خدا کا صحیح راستہ دکھایا۔''

28- ڈاکٹر محمد کرسٹوفر گریب (ڈائریکٹر اِنسٹیٹیوٹ آف سرامکس انڈسٹریز مانچسٹر)

ڈاکٹر کرسٹوفر گریب نے شیخ الاسلام کے ہاتھ پر اِسلام قبول کرنے کے بعد کہا: ''میں خدا کی ذات پر یقین نہیں رکھتا تھا، لیکن ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے مضبوط عقلی دلائل سے مجھے قائل کر لیا اور میرا دل خدا کے وجود اور اُس کی حقانیت کا قائل ہو گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے ڈاکٹر طاہر القادری کے سبب اِسلام قبول کر لیا ہے۔''

29- DR Joel Hayward (Dean of Royal Air Force College UK)

ڈاکٹر جوئیل ہاورڈ 8 مارچ 2011ء کو لندن میں شیخ الاسلام سے چار گھنٹے طویل ملاقات کے دوران اِس قدر متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے مغربی دنیا میں اِسلام بارے پائے جانے والی غلط فہمیاں دُور کرنے کیلئے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے کی خواہش کا اِظہار کیا۔ شیخ الاسلام نے انہیں اپنا Strategic Policy Adviser مقرر کر دیا۔ اُنہوں نے کہا: ''یہ میرے لئے بہت بڑا اِعزاز ہے کہ مجھے شیخ الاسلام کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے، جو دُنیا بھر میں بین المذاہب اِعتدال اور میانہ روی کے فروغ اور اِنسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ اُن کی تنظیم دُنیا کو امن کا گہوارا بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔''

30- Prof John Esposito (Professor of Islamic Studies at Georgetown University)

اُنہوں نے شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر فروغِ امن و رواداری کے لئے کاوِشوں سے متاثر ہو کر اُنہیں

8 نومبر 2010ء کو امریکہ کی Georgetown یونیورسٹی میں خطاب کی دعوت دی۔ شیخ الاسلام کے لیکچر کے دوران امریکی آرمی، نیوی اور ائیرفورس کے کیڈیٹس، تھنک ٹینکس اور دیگر سرکاری اور غیر سرکاری معروف شخصیات بھی موجود تھیں۔ شیخ الاسلام کی اِنتہائی پر اثر گفتگو کے بعد پروفیسر John Esposito نے کہا: ''میں آج سمجھا ہوں کہ دُنیا آپ کو شیخ الاسلام کیوں کہتی ہے۔''

31- John Ware (BBC, Guardian)

لندن میں شیخ الاسلام سے طویل ملاقات کے بعد اُنہوں نے کہا: ''میں اپنی صحافتی زندگی میں سربراہانِ مملکت سمیت سیکڑوں بڑی شخصیات کے اِنٹرویوز کر چکا ہوں، مگر جس قدر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے متاثر ہوا ہوں اُتنا کسی اور شخصیت سے نہیں ہوا۔''

32- سردار فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر پاکستان)

''ڈاکٹر طاہر القادری بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر سیاستدان بھی اُن سے خائف رہتے ہیں، کیوں کہ تقریر، تحریر اور مدلل گفتگو میں وہ چوٹی کے سیاستدانوں میں سے ایک ہیں۔ دُنیا جانتی ہے کہ ہمارے ملک میں اَن پڑھ سیاستدانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جو صرف دھن، دھونس اور دھاندلی کے ذریعے سیاست کرنا جانتے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ طاہر القادری نہ تو جاگیردار ہیں، نہ سرمایہ دار اور نہ ہی پیشہ ور سیاستدان ہیں، لیکن ان کو دُنیا ایک عالم، عالمی شخصیت اور سیاستدان کے روپ میں دیکھتی ہے۔''

33- محترمہ بینظیر بھٹو (سابق وزیر اعظم، پاکستان)

5 اگست 2003ء کو منہاج القرآن اِسلامک سنٹر لندن کے تفصیلی دورہ کے دوران تحریک کی لائف ممبرشپ اِختیار کرنے کے بعد اپنے تاثرات میں کہا: ''جب ڈاکٹر طاہر القادری جیسی شخصیت اِسلام کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر دنیا کے سامنے رکھتی ہے تو مجھے اِطمینان، خوشی اور فخر محسوس ہوتا ہے کہ ہم اِسلام جیسے آفاقی مذہب کے پیروکار ہیں۔ ان کی تحریک دُنیا میں اِسلام کی اصل روح کے فروغ کے لئے ایک اہم فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ ایک پلیٹ فارم پر اِتنے پڑھے لکھے لوگوں کا جمع ہونا قابلِ ستائش ہے۔ میں نے منہاج القرآن اِسلامک سنٹر لندن کے جملہ شعبہ جات، اُس کے تعلیمی منصوبہ

جات اور ویلفیئر پراجیکٹس کا مشاہدہ کیا ہے اور میں یہ بات بڑے وثوق سے کہتی ہوں کہ پاکستان سے باہر کوئی بھی جماعت یا تنظیم منہاج القرآن انٹرنیشنل کا مقابلہ نہیں کر سکتی‘‘۔

34- میاں محمد نواز شریف (سابق وزیرِاعظم، پاکستان)

ویمبلے لندن میں منعقدہ انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس کے موقع پر کہا: ’’میں ڈاکٹر طاہر القادری کے ذاتی عقیدت مند کی حیثیت سے اس کانفرنس میں شرکت کر رہا ہوں۔ اِدارہ منہاج القران نے بین الاقوامی سطح پر جو ترقی کی ہے اللہ تعالیٰ پر پختہ اِیمان اور عشق مصطفوی کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اِدارہ کے بانی ڈاکٹر طاہر القادری نے آج تک حکومت پاکستان یا حکومت کے کسی اِدارے سے کسی قسم کی مدد لئے بغیر جو ترقی کی ہے وہ آج کے دور میں کسی معجزے سے کم نہیں۔ میں صرف اپنی ذاتی حیثیت سے اس انٹرنیشنل کانفرنس میں اِتحادِ اُمت کا یہ ایمان افروز منظر دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔‘‘

35- قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی، پاکستان)

’’ڈاکٹر طاہر القادری کا اِدارہ اِشاعت اسلام، اِتحادِ اُمت اور دعوتِ دین کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں دُنیا بھر کی اِسلامی تحریکوں سے بازی لے گیا ہے۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر نئی نسل کو اِحیائے دین کے لئے تیار کیا جا رہا ہے، جو بہت خوش آئند بات ہے۔ طلبہ میں تقویٰ اور پرہیزگاری کے جذبات دیکھ کر میری طبیعت بہت خوش ہوئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ان کی کوششوں کے نتیجے میں معاشرے میں دین اور اہلِ دین دونوں کا وقار بلند ہوگا۔‘‘

36- نوابزادہ نصر اللہ خان (چیئرمین کشمیر کمیٹی)

’’ڈاکٹر طاہر القادری کے علمی مقام کا ہر شخص معترف ہے اور جب میں اُن کی پرعزم علمی وفکری شخصیت کو دیکھتا ہوں تو علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں زبانِ حال سے پکار اُٹھتا ہوں کہ ’ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی‘ اقبال نے اپنے فکر میں جو آرزو قائم کی تھی، وہ خوبیاں آج ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔‘‘

37- عمران خان (سربراہ تحریک انصاف)

’’میں ڈاکٹر طاہر القادری کا بہت بڑا مداح ہوں اور اُن کی صلاحیتوں اور فن خطابت کا معترف

ہوں۔ میں خود اپنے دوستوں کو تجویز کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر طاہرالقادری کو سنا کریں۔ وہ ایسے لوگوں میں سے ایک ہیں جن کے جذبوں میں ولولہ بھی ہے اور سچائی بھی۔ ہمیں آج کے دور میں ایسے لیڈر کی اشد ضرورت ہے جو قوم کی صحیح سمت میں رہنمائی کریں۔‘‘

38- جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ (سابق چیف آف آرمی سٹاف)

’’ڈاکٹر طاہرالقادری کے فکری مقام اور علمی وسعت کو ناپنا ناممکن ہے۔ حیرت انگیز اَمر یہ ہے کہ ایک شخص اِتنے مختصر عرصہ میں وہ سب کچھ کر ڈالے جو ڈاکٹر صاحب نے کیا۔ اِتنا علمی نام، اِتنی تصانیف، اِتنی زیادہ عملی خدمات، اِتنے زیادہ اِدارے، دُنیا کے اِتنے ممالک میں تنظیمی نیٹ ورک اور اِتنے مختصر عرصے میں!!! یہ سب کچھ دیکھ کر اِنسان محوِ حیرت رہ جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری روایتی علماء سے کلیتاً مختلف شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ نہ صرف ایک متبحر عالم دین ہیں بلکہ ایک مفکر بھی ہیں، ایک روحانی رہنما بھی ہیں، معاشرتی مصلح بھی ہیں، سیاسی مدبر بھی ہیں اور ایک عظیم قائد بھی ہیں۔‘‘

39- عبدالستار ایدھی (سربراہ ایدھی ویلفیئر ٹرسٹ)

’’ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطابات میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی درس ہوتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ منہاج القرآن کو اِنسانیت کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

40- مجید نظامی (چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت)

منہاج القرآن انٹرنیشنل کانفرنس لندن میں شرکت کے بعد اپنے تاثرات میں کہا: ’’تحریکِ منہاج القرآن کی دعوت پر عالم اسلام کی سیکڑوں کی تعداد میں نامور شخصیات اور علماء و مشائخ کو ایک پلیٹ فارم پر اِکٹھا دیکھ کر ایک ناقابلِ بیان مسرت ہوئی۔ ایک غیر ملک میں جا کر اِتنی عظیم الشان کانفرنس کا اِنعقاد یقیناً بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اِتنے وسیع و عریض ویمبلے ہال اور ملحقہ ہالوں میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ یہ تمام منظر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ تحریکِ منہاج القرآن کے عالمگیر مشن کو قادری صاحب، جو کہ ایک مہم جو شخصیت ہیں، ضرور پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔‘‘

41- مجیب الرحمٰن شامی (چیف ایڈیٹر روزنامہ پاکستان)

’’ڈاکٹر طاہرالقادری کی تمام توجہات جس طرح بیداریٔ شعور اور تجدیدِ دین کے لئے وقف ہیں

اس عمل کے دُور رس نتائج نکلیں گے اور اس جدو جہد کا پھل پورا عالم اِسلام کھائے گا۔ ان کا اندازِ دعوت وتبلیغ غیر مسلکی ہے، جو پاکستان کی فرقہ وارانہ کشاکش میں ایک نعمت سے کم نہیں۔ تحریک منہاج القرآن واقعی اِتحاد بین المسلمین کی داعی ہے۔‘‘

42- اَسد اللہ غالب (اِدارتی ایڈیٹر روزنامہ جنگ)

4 اپریل 1998ء کو روزنامہ جنگ میں تحریر کیا: ’’میں نے اس تحریک کی کامیابی کے نشانات کوہستانِ دہر میں نمایاں دیکھے ہیں اور مجھے اِس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ اِس وقت پورے یورپ میں اِدارہ منہاج القرآن کی شاخیں پاکستانی کمیونٹی میں مذہب کو راسخ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے اِسلام کو ایک جدید اور مؤثر مذہب کے طور پیش کیا ہے۔ منہاج القرآن سے وابستہ لوگ دین اور دُنیا کو یکساں طور پر پہچانتے ہیں۔ میرے مشاہدے کے مطابق یورپ بھر میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے پیروکاروں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اِضافہ ہو رہا ہے اور لوگ بڑی فراخدلی سے اُن کے منصوبہ جات کے لئے فنڈز دیتے ہیں۔‘‘

43- طارق عزیز (معروف ٹی۔ وی کمپیئر وسابقہ MNA)

’’جب تک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جیسے مبلغ اِسلام موجود ہیں اسلام دُنیا کا نقشہ بدلتا رہے گا۔ اِسلام کے اِس سپوت کے ذہن میں تبلیغ اِسلام کے حوالے سے نت نئے خیالات سوجھتے رہتے ہیں۔‘‘

44- فردوس جمال (ٹی۔ وی آرٹسٹ)

’’شیخ الاسلام کرشماتی شخصیت کے مالک ہیں۔ مختصر سے وقت میں اُن کی ہمہ جہتی خدمات اور کارنامے عشق کی دولت کے بغیر ممکن نہیں۔ شیخ الاسلام ایک آفاقی شخصیت ہیں، جنہوں نے اپنی تصانیف اور خطابات کے ذریعے اِسلام کی صحیح تعبیر وتشریح کی اور اُمتِ مسلمہ کو متحد کرنے اور تفرقہ کا خاتمہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔‘‘

45- عثمان پیرزادہ (ٹی۔ وی آرٹسٹ)

’’ڈاکٹر طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے بے اِنتہا علم سے نوازا ہے، بلاشبہ وہ دینی علم ہی نہیں بلکہ فنونِ لطیفہ سمیت دیگر کئی علوم پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ اُن کی فنونِ لطیفہ اور دیگر موضوعات پر علمی

گرفت نے مجھے پہلی ہی ملاقات میں حیران کر دیا اور بعد ازاں یہ حیرانگی بڑھتی گئی۔ اُن سے ملاقات کے بعد سب سے پہلا اثر مجھے اُن کی شخصیت کے حوالے سے جو محسوس ہوا وہ یہ تھا کہ میرا قلب و ذہن یہ کہہ رہا تھا کہ یہ واقعتاً ایک سچا اور مخلص انسان ہے۔‘‘

فریدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا

’’باری تعالیٰ ایسا بچہ عطا کر جو تیرے دین کی معرفت کا حامل ہو، جو دُنیا اور آخرت میں تیری بے پناہ عطا و رضا کا حق دار ٹھہرے اور فیضانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہرہ ور ہو کر دنیائے اسلام میں ایسے علمی و فکری اور اَخلاقی و روحانی انقلاب کا داعی ہو، جس سے ایک عالم مستفید ہو سکے‘‘

یہ وہ کلمات ہیں جو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے والد گرامی فرید ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ نے 1948ء میں مقامِ ملتزم پر غلافِ کعبہ کو تھام کر آنسوؤں کی برسات میں دعا مانگتے ہوئے عرض کیے، جو بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پا گئے اور 19 فروری 1951ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ آپ کا نام ’طاہر‘ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کے والدِ محترم کو بتایا تھا۔ آپ کے والد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت کے لئے لفظ ’محمد‘ کا اِضافہ کیا۔ بعد ازاں سلسلہ قادریہ میں بیعت کرنے سے آپ قادری کہلائے۔ یوں دُنیا آپ کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جاننے لگی۔

فکری اِرتقاء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کوئی حادثاتی یا وقتی رہنما نہیں، آپ کے زمانہ طالب علمی کی تحریری یادداشتوں سے کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جو اُن کے اوائل عمری سے ہی اِنقلابی فکری رُجحانات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اِسی طرح پنجاب یونیورسٹی کے زمانۂ طالب علمی میں جب آپ نے عالم اِسلام کے قومی، مذہبی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی حالات پر نظر ڈالی تو ہر طرف مایوسی و بے یقینی، زوال و اِنتشار اور ظلم و نااِنصافی کا دور دورہ پایا۔ آپ ہمہ وقت مضطرب رہتے کہ ہماری درس گاہوں کی فضا اِس

شیخ الاسلام کی تصانیف وخطابات

کل تعداد تصانیف:	1,000
مطبوعہ تصانیف:	430
کل تعداد خطابات:	6,000

تحریک منہاج القرآن کے مقاصد

۱۔دعوت وتبلیغ حق
۲۔اِصلاحِ اَحوالِ اُمت
۳۔تجدید واحیائے دین
۴۔ترویج واقامتِ اسلام

تحریک کے اہداف دعوت

۱۔الدعوۃ الی اللہ (تعلق باللہ)
۲۔الدعوۃ الی الرسول (ربطِ رسالت)
۳۔الدعوۃ الی لقرآن (رجوع الی القرآن)
۴۔الدعوۃ الی العلم (فروغِ تعلیم وشعور)
۵۔الدعوۃ الی الاخوۃ (اخوت وبھائی چارہ)
۶۔الدعوۃ الی الجماعۃ (اِلتزام جماعت)
۷۔الدعوۃ الی الاقامۃ (اِقامت دین)

تحریک کے فورمز

۱۔منہاج القرآن علماء کونسل
۲۔منہاج القرآن ویمن لیگ
۳۔منہاج یوتھ لیگ
۴۔مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ
۵۔پاکستان عوامی لائرز موومنٹ
۶۔کونسل فار مسلم انجینئرز و ٹیکنالوجسٹس

تحریک کے اہم شعبہ جات

۱۔فرید ملت ؒ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
۲۔منہاج انٹرنیٹ بیورو
۳۔منہاج پروڈکشنز (الیکٹرانک میڈیا)

قابل کیوں نہیں کہ وہ طلبہ کو فکری بلندی عطا کر سکے؟ ہمارے نوجوان مذہبی و ملی تشخص کی اہمیت سے کیوں ناواقف ہیں؟ اُن میں اپنے فکر و فلسفہ اور تہذیب و ثقافت کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دینے کی تڑپ کیوں نہیں؟ آج مسلمان اپنے اندر باطل، طاغوتی اور اِستحصالی طاقتوں سے ٹکر لینے کی جرأت کیوں نہیں رکھتے؟ وہ غالب مغربی اَقوام کی اِسلام دُشمنی کے منظّم منصوبوں اور عالم اِسلام کو ذلیل و رسوا کرنے والی کٹھ پتلی قیادتوں کی سازشوں سے کیوں بے خبر ہیں؟ ملت اِسلامیہ کے موجودہ عالمگیر زوال کو اَز سرِ نو عزت و عظمت میں کیوں کر بدلا جا سکتا ہے؟ اِس نوعیت کے اَن گنت سوالات شیخ الاسلام کے ذہن کو ہمہ وقت اپنی جانب متوجہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ملتِ اسلامیہ کو منزل آشنا کرنے کے لئے ہمالیہ سے بلند حوصلہ، صحراؤں سے وسیع ظرف، سمندروں سے گہری فکری پختگی اور اِنقلاب کے لئے شدید تڑپ اور فولادی عزم لئے عملی جدوجہد کا آغاز کر دیا۔

اپنے اِنقلابی فکر کی مزید آبیاری کے لئے اِمام غزالیؒ، مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، مولانا رومؒ اور علامہ اِقبالؒ کے اِنقلابی اَفکار کی طرف متوجہ ہوئے۔ دورِ جدید کے رہنماؤں میں سے جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہٗ، حسن البنا، علامہ رشید رضا اور مولانا عبید اللہ سندھی کے اِنقلابی رُجحانات اور تحریکات کا مطالعہ

کیا۔ اِسی طرح غیر مسلم مفکرین اور داعیانِ انقلاب میں سے کارل مارکس، فریڈرک اینجلز، لینن، سٹالن اور ماؤزے تنگ وغیرہ کی تصانیف کا تفصیلاً مطالعہ کیا۔ غیر مسلم اِشترا کی داعیانِ انقلاب کے اَفکار کے مطالعہ کے دوران آپ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ اُن کی تحریروں میں اپنے اَفکار اور فلسفہ اِنقلاب بارے جو خود اِعتمادی، نظریاتی خالصیت اور نتیجہ خیزی کا پختہ یقین پایا جاتا ہے، عصرِ حاضر کے بیشتر اسلامی داعیانِ انقلاب کی تحریروں میں وہ اِعتماد نظر نہیں آتا، بلکہ اِس تقابلی مشاہدے نے آپ کو مزید پریشان کیا کہ آج باطل کے مقابلے میں حق کے علم بردار اِس قدر مایوسی، بے یقینی، نظریاتی اِلتباس، فکری مرعوبیت اور ذہنی شکست خوردگی کا شکار ہو چکے ہیں کہ اُن کی تمام تر مساعی کے نتائج اب صرف عقیدۂ آخرت میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں اور باطل سے دُنیوی زندگی میں کامیاب ٹکر لینے کا تصور نا اُمیدی کی نذر ہو گیا ہے۔ اِس فکری تناظر میں آپ نے ملتِ اِسلامیہ کی عظمت وسطوت اور شان وشوکت کو بحال کرانے کیلئے عالمی اِنقلاب کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا۔

عزمِ تجدید و اِحیائے دین

آپ نے اپنی زندگی کو اِسلام کی سربلندی کے لئے وقف کرنے کا حلف 26 جولائی 1976ء کو دربارِ غوثیہ کوئٹہ میں شہزادۂ غوثِ اعظم قدوۃُ الاولیا سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانیؒ کے دستِ اقدس پر بصورتِ

۴۔منہاج القرآن پبلی کیشنز
۵۔منہاج پرنٹنگ پریس

پاکستان میں دعوتی نیٹ ورک

ماہانہ دروسِ قرآن:	250 مقامات پر
عرفان القرآن کورسز:	300 مقامات پر
آئیں دین سیکھیں کورسز:	600 مقامات پر
حلقہ جات درود وفکر:	5,000 تقریباً
حلقہ جات عرفان القرآن:	123 مقامات پر
لائبریری CD ایکسچینج:	3,000 تقریباً

بیرونِ ملک نیٹ ورک

دعوتی نیٹ ورک:	100 ممالک
اِسلامک سنٹرز:	55
تعداد اسکالرز:	100 سے زائد

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا تعلیمی نیٹ ورک

تعداد ہائی سکولز:	138
تعداد مڈل سکولز:	162
تعداد پرائمری سکولز:	330
کل تعداد طلباء:	70,135
کل تعداد طالبات:	79,237
تعداد میل سٹاف:	4,286
تعداد فی میل سٹاف:	8,425
فارغ التحصیل طلبہ:	4,75,000
ایجوکیشن بورڈ میں پوزیشنز:	322

منہاج یونیورسٹی کے شعبہ جات

Faculty of Basic Sciences
Faculty of Social Sciences
Faculty of Managment Sciences
Faculty of Computer Sciences
Faculty of Languages
Faculty of Sharia & Islamic Sciences

MinhajBooks App (iOS & Android) https://get.minhajbooks.com

فلاحی منصوبہ جات

فری ڈسپنسریز:	110
ایمبولینس سروس:	30 شہروں میں
سالانہ آئی سرجری کیمپ:	13
اجتماعی شادیاں:	630
واٹر پمپس:	766

متاثرین زلزلہ و سیلاب کی بحالی

زلزلہ کشمیر 2005:	25 کروڑ روپے
زلزلہ بام ایران 2006:	2 کروڑ روپے
سونامی انڈونیشیا 2007:	3 کروڑ روپے
زلزلہ بلوچستان 2008:	2 کروڑ روپے
متاثرین غزہ 2009:	1 کروڑ روپے
متاثرین سوات 2009:	7 کروڑ روپے
متاثرین سیلاب 2010:	22 کروڑ روپے

آغوش

یتیم بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کے منصوبہ آغوش میں 50 بچے مقیم ہیں، جبکہ 40 کروڑ روپے سے 500 بچوں کے لئے منصوبہ پر تعمیراتی کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مستحق طلبہ کے لئے وظائف، بیواؤں کی طبی اِمداد، عید گفٹ، راشن اسکیم، سلائی مشینوں کی تقسیم اور ہنگامی مالی اِمداد پر بھی کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔

مجلّہ جات

ا۔ ماہنامہ منہاج القرآن

۲۔ ماہنامہ دُخترانِ اسلام

۳۔ سہ ماہی العلماء

۴۔ سہ ماہی وائس آف دی سٹوڈنٹس

بیعت اُٹھایا، جسے 'بیعتِ انقلاب' کا نام دیا جاتا ہے۔ یوں آپ کی زندگی کا ہر لمحہ عملاً اِنقلاب کے لئے وقف ہو گیا اور اِحیائے اِسلام آپ کی زندگی کا مقصد ٹھہرا۔

تحریکِ منہاج القرآن کے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ہزار سال ہندوستان پر حکومت کرنے والی قوم 90 سال انگریز کی غلامی میں ایسی رہی کہ پاکستان کو اِسلام کا قلعہ بنانے کے عزم کے ساتھ آزادی حاصل کرنے کے باوجود طویل عرصہ تک ایک قوم بن کر بھی نہ اُبھر سکی۔ مذہبی، سیاسی، لسانی اور برادری اِزم کے گروہوں میں بٹا ہوا معاشرہ اَخلاقی لحاظ سے دِیوالیہ پن کا شکار ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد اِس معاشرے میں مذہبی اِعتبار سے درج ذیل خرابیاں پنپتی چلی گئیں:

- مذہبی طبقوں میں عدم برداشت اور اِنتہا پسندی پر مشتمل فرقہ وارانہ سوچ تیزی سے پروان چڑھتی رہی۔
- ہر فرقے ہر جماعت نے دین کے کسی ایک جزو پر پورا اِنحصار کر لیا، بحیثیت مجموعی دین کا تصور کسی کے منشور یا پروگرام میں نظر نہیں آتا۔
- مدارس کا اندازِ تدریس محققانہ کی بجائے مناظرانہ اور مخاصمانہ رُخ اِختیار کر گیا۔

۞ مدارس نے طلباء میں حریتِ فکر اور قائدانہ صلاحتیں پیدا کرنے کی بجائے اُنہیں دستِ طلب پھیلانے کا عادی بنا دیا۔

۞ مدارس نے جدید سائنسی علوم کو غیر ضروری یا غیر اِسلامی سمجھ کر طلبہ کو محض درسِ نظامی کے خول میں بند کر کے رکھ دیا۔

۞ نوجوانوں کے دلوں سے عشقِ رسول ﷺ ختم کرنے کے لئے شرک اور شخصیت پرستی کے نام پر نئے نئے نظریات فروغ پانے لگے۔

۞ میڈیا اور دیگر ذرائع کی طرف سے نئی نسل کے دلوں سے اِیمان اور دینی غیرت ختم کرنے کی سازشیں عروج پر پہنچ گئیں۔

۞ لفظ 'مولوی' کا ٹائٹل...... جو کبھی بڑی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا...... نہ صرف معاشرے میں اپنی قدر و منزلت کھو بیٹھا بلکہ اُسے گالی تصور کیا جانے لگا۔

۞ اِسلام قیامت تک کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو زندگی کے تمام (دُنیاوی و مذہبی) گوشوں میں اِنسان کی مکمل رہنمائی کرتا ہے، مگر اِسلام کو سیاست و معیشت سمیت دُنیا کے تمام معاملات سے جدا کر کے محض مسجدوں میں بند کرنے کی بین الاقوامی سازش نے معاشرے پر ظلم اور کفر کا نظام

MQI in Cyber Space

Organizational
1. www.minhaj.org
2. www.welfare.org.pk
3. www.minhajsisters.com
4. www.youth.com.pk
5. www.msmpakistan.org
6. www.pat.com.pk
7. www.palm.org.pk
8. www.interfaithrelations.com
9. www.mcdf.info

Literature Based
10. www.irfan-ul-quran.com
11. www.minhajbooks.com
11. www.minhaj.tv
13. www.thefatwa.com
14. www.minhaj.info
15. www.minhaj.org.pk
16. www.tehreek.org
17. www.minhajpublications.com

Institutional
18. www.minhaj.edu.pk
19. www.mul.edu.pk
20. www.cosis.edu.pk
21. www.nizam-ul-madaris.edu.pk
22. www.equranclass.com
23. www.femaletutor.com
24. www.minhajians.org
25. www.research.com.pk
26. www.gosha-e-durood.com
28. www.itikaf.com
29. www.aghosh.edu.pk
30. www.aghosh.net
31. www.minhaj.net

Mobile Apps
32. www.get.irfan-ul-quran.com
33. www.get.gosha-e-durood.com
34. www.get.minhaj.tv
35. www.get.minhajbooks.com
36. www.get.thefatwa.com

Youtube
37. www.youtube.com/DrQadri

MinhajBooks App (iOS & Android) https://get.minhajbooks.com

مسلط کر دیا اور پڑھے لکھے لوگ اِسلام کو بطور نظام قابلِ عمل سمجھنے کی بجائے اُسے محض مسجد اور تسبیح تک محدود سمجھنے لگے۔ یوں 'اِسلام کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہونا' محض ایک رسمی جملہ بن کر رہ گیا۔

اِن حالات میں ایک ایسی تحریک کی ضرورت تھی جو نہ صرف مذکورہ بالا خرابیوں کو دُور کرے، بلکہ ملتِ اِسلامیہ کی نشاۃِ ثانیہ اور عالمگیر اِحیائے اِسلام کے مقصد کے ساتھ ہر قسم کی فرقہ وارانہ، گروہی، علاقائی اور محدود وفاداریوں سے بالاتر ہو کر خالصتاً اِنقلابی طرز پر عالمِ اِسلام کے مؤثر اِتحاد اور اُس کی گم شدہ منزل کی تلاش کے لئے سرگرمِ عمل ہو۔

وقت کی اِسی اَہم ترین ضرورت کے پیشِ نظر 17 اکتوبر 1980ء کو
تحریکِ منہاج القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

دعوتِ فکر و عمل

کیا آپ وطنِ عزیز کی شکستہ اور دردناک حالتِ زار پر فکر مند رہتے ہیں؟

کیا آپ ملک کو سیاسی، معاشی، مذہبی اور سماجی اَبتری سے نکالنے کے لئے کوئی کردار اَدا کرنے کے خواہش مند ہیں؟

کیا آپ بیرونی اِستعمار اور جاگیرداروں کی غلامی میں جینے کی بجائے خودداری، سرفرازی اور عظمتِ رفتہ کو آواز دیتے ہوئے عزت کے ساتھ سر اُٹھا کر جینا چاہتے ہیں؟

اگر اَیسا ہے تو پھر قرآنِ مجید کا دوٹوک اُصول یاد رکھیں:

اِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ. (الرعد، ۱۳: ۱۱)

''بے شک اﷲ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے آپ میں خود تبدیلی پیدا کر ڈالیں۔''

لہٰذا آئیے! ملک و قوم کی حالت بدلنے کے لئے ہم آپ کو تحریکِ منہاج القرآن کے بڑھتے ہوئے اِنقلابی کارواں میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔

اِس لئے کہ یہ تحریک فرقہ واریت، تشدد، تنگ نظری اور اِنتہا پسندی سے اِجتناب کرتے ہوئے اِستقامت کے ساتھ راہِ اِعتدال پر گامزن اَمن کی داعی عالمگیر تحریک بن چکی ہے۔

اِس لئے کہ یہ تحریک دینِ اِسلام کے کسی ایک جزو کی عکاسی نہیں کرتی بلکہ دِین کی مجموعی اَقدار کی علم بردار ہے اور اپنے دامن سے لپٹے لاکھوں لوگوں کا تعلق مضبوط کرتی ہے:

(1) اَللہ تعالیٰ سے (2) رسول اللہ ﷺ سے (3) قرآنِ مجید سے

(4) اَہل بیتِ اطہارؑ سے (5) صحابہ کرامؓ سے (6) اَولیاء اللہ سے

اِس لئے کہ یہ تحریک دِین کو محض مسجد تک محدود رکھنے کی بجائے حسینی علم بلند کئے ہوئے عزمِ اِنقلاب پر یقین رکھتی ہے۔

شمولیت کا طریق کار

- 50 روپے ماہانہ یا 500 روپے سالانہ کی بنیاد پر رفیق بنیں۔

(مجلّہ منہاج القرآن / دُخترانِ اِسلام گھر آئے گا)

- 6000 روپے جمع کروا کے لائف ممبر بنیں۔

(مجلّہ منہاج القرآن / دُخترانِ اِسلام دس سال تک گھر آئے گا)

- 5 روپے جمع کروا کے فارم فل کر کے وابستگی اِختیار کریں۔

رابطہ برائے ممبرشپ

- مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن — 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
  فون: 111-140-140

- ڈویژنل سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن — رِضوان بادشاہ سنٹر سیکنڈ فلور بالمقابل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس سرکلر روڈ فیصل آباد
  فون: 041-2605060

پیغامِ بیداریٔ شعور

پاکستان کے جملہ مسائل کا بنیادی سبب یہاں کا اِنتخابی نظام ہے، جس کے ذریعے بالعموم جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی حکمران بنتے ہیں، جو حکومت میں آنے کے بعد ملک و قوم کے فائدے کی بجائے صرف مال بنانے اور لوٹ مار کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔ اِس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ ہر اُمیدوار دس سے بیس کروڑ روپے خرچ کر کے اسمبلی میں پہنچتا ہے۔ اِتنا خرچہ کر کے اسمبلی تک پہنچنے والا ملک و قوم کا خیر خواہ کیسے ہوسکتا ہے!!! یہی کرپشن کی جڑ ہے، کیونکہ دس بیس کروڑ خرچ کر کے آنے والا اگلے الیکشن سے پہلے پہلے پچاس ساٹھ کروڑ کمانے کی فکر میں رہتا ہے۔ اِس نظامِ اِنتخاب میں باصلاحیت اور پڑھے لکھے لوگ قوم کی قیادت و رہنمائی کے لئے آگے نہیں آسکتے، یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ملک تباہی کے دہانے پر جا پہنچا ہے۔

پاکستان میں ہونے والے اِنتخابات قوم کی پریشانیوں کا حل نہیں۔ عوام کا سب سے بڑا دُشمن اِس ملک کا اِنتخابی ڈرامہ ہے۔ موجودہ نظام کے تحت ہونے والے اِلیکشن ملک و قوم کے ساتھ مذاق ہیں۔ اِسی اِنتخابی نظام کا شاخسانہ ہے کہ آج قومی اِدارے ایک دُوسرے کے مدِمقابل کھڑے ہیں۔ صرف اِلیکشن کو مسائل کا حل سمجھنے والے نام نہاد دانش وَر اور سیاست دان قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ 'جمہوریت' کے نام پر چند سیاسی خاندانوں کو ہی اِقتدار کا حق دے کر عوام کے اِستحصال کے بدترین سلسلے کو جاری رکھنا قومی جرم ہے۔ حقیقی تبدیلی اِس موجودہ اِنتخابی نظام کے ذریعے ممکن نہیں۔ یہ نظام غریب عوام کا محافظ نہیں بلکہ یہ اَشرافیہ کا غلام نظام ہے، جس نے ملک کے اَٹھارہ کروڑ عوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ اِس ملک میں جمہوریت طاقتور اور مقتدر لوگوں کی لونڈی ہے اور قانون سیاسی لوگوں کا غلام بن چکا ہے۔ مخصوص خاندانوں کی حلقوں میں اِجارہ داریاں ہیں۔ یہاں فراڈ سے اسمبلی تک پہنچنے کا نام 'جمہوریت' ہے۔ موجودہ نظام کے تحت منتخب ہونے والوں نے اِس قوم کو خودکشیاں، بیروزگاری اور ملک و قوم کے وقار کی بربادی دی ہے۔ اِس ملک کی نہ کوئی خارجہ پالیسی ہے نہ داخلہ، ہماری خودمختاری کو گرہن لگ چکا ہے۔ مغرب میں جمہوریت اِس لئے کامیاب ہے کہ وہاں مؤاخذے کا سخت نظام ہوتا ہے، مگر ہمارا اِلیکشن کمیشن تو اندھا ہے۔ موجودہ اِنتخابی نظام میں ووٹر کی

رائے کا اِحترام نہیں ہے، سیاسی جماعتوں کے کلچر میں منشور اور جمہوری روح موجود نہیں، یہاں مقتدر طبقہ عوام کے ووٹ کو سیاسی ہتھیار کے طور پر اِستعمال کرتا ہے۔

ہمارا معاشرہ نہ اسلامی ہے، نہ جمہوری ہے، نہ اِنسانی ہے، نہ ترقی یافتہ ہے اور نہ ترقی پذیر ہے بلکہ تیزی سے زوال پذیر ہے۔ اِس نظام کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ہم ایک قوم نہیں بلکہ بے سمت اور بے مقصدیت کا ہجوم بن چکے ہیں۔ اَسی فیصد عوام دو وقت کی روٹی کے لیے پریشان ہیں۔ ساٹھ فیصد عوام اِنتخابات میں حصہ ہی نہیں لیتے اور بقیہ چالیس فیصد بھی وہ ہیں جن سے مختلف حیلوں اور وعدوں سے ووٹ ڈلوائے جاتے ہیں۔ پوری دُنیا میں MNA کو ترقیاتی کاموں کے بجٹ میں سے ایک روپیہ تک نہیں دیا جاتا، ترقیاتی کام ہر ملک میں سرکاری محکموں کی ذمہ داری ہوتے ہیں، جبکہ ہمارے یہاں کا MNA اپنے حلقے کی تقدیر کا مالک ہوتا ہے۔

آج اِس ملک میں سپریم کورٹ فیصلے دینے میں آزاد ہے مگر اُن فیصلوں پر عمل درآمد کرانے میں آزاد نہیں۔ ہمارا سیاسی کلچر تسلسل سے آئین کے چہرے پر تھپڑ مار رہا ہے اور ہم پھر بھی 'جمہوری' کہلوانے کی ضد پر اَڑے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے سیاسی نظام کو 'جمہوریت' کہنا اُس کی توہین ہے۔ موجودہ نظام جمہوریت نہیں بلکہ 'نظامِ مجبوریت' ہے، جس کے خلاف بغاوت ہی قوم کو اُس سے نجات دِلا سکتی ہے۔ اِس نظام نے پاکستان کو کرپشن کے عالمی گراف میں بھوٹان، سری لنکا، ایتھوپیا اور بنگلہ دیش سے بھی اُوپر پہنچا دیا ہے۔ موجودہ اِنتخابی نظام نے کرپشن، مہنگائی، توانائی کے بحران، بے روزگاری، اِداروں کے ٹکراؤ، تعلیم وصحت جیسے ضروری شعبوں کو نظر اَنداز کرنے اور قومی اِداروں کو مفلوج کرنے کے سوا کچھ نہیں دیا۔

اِلیکشن کے ذرِیعے تبدیلی کی باتیں کرنے والے اِقتدار میں تھوڑا حصہ لینے کے سوا کچھ نہ کر سکیں گے۔ ملک میں حقیقی تبدیلی نہ فوج کے ذرِیعے آئے گی اور نہ موجودہ اِنتخابی نظام کے تحت ہونے والے اِلیکشن سے، یہاں تبدیلی اِنتخابی نظام کے خلاف بغاوت سے آئے گی۔ موجودہ نظام کے تحت 100 اِلیکشن بھی ملک وقوم کا مقدر نہیں بدل سکتے۔ اِلیکشن کے بعد کی صورتحال قوم کو مایوسی کے سوا کچھ نہ دے سکے گی۔ تبدیلی کا نعرہ لے کر میدان میں آنے والے موجودہ نظام میں ہونے والے اِلیکشن کے بعد خود بھی مایوس ہوں گے اور قوم کو بھی مایوس کریں گے۔

تحریکِ منہاجُ القرآن جمہوریت کی گرم جوش حامی ہے، مگر موجودہ اِنتخابی نظام کے تحت ہونے والے اِلیکشن جمہوریت کے ساتھ مذاق سے کم نہیں۔ موجودہ اِنتخابی نظام کینسرزدہ ہو چکا، ملک وقوم کو صحت یاب کرنے کے لئے سرجری کرنا ہوگی۔ ملک کو اَیسے سرجن کی ضرورت ہے جو پیچیدہ سرجری کا ماہر ہو۔ حقیقی جمہوریت کا قیام تبھی ممکن ہے جب غیر جانبدار اِلیکشن کمیشن بنیادی اِنتخابی اِصلاحات کو یقینی بنائے۔ مگر اُس سے قبل ملک کی معیشت کو سنبھالا دینے، کرپشن، اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے، توانائی کے بحران سے نجات اور غریب عوام کو ریلیف دینے کے لئے کم از کم تین سال کے لئے دیانت دار، باکردار اور اَہل اَفراد پر مشتمل قومی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے، جو موجودہ آئین کے تابع رہ کر نیا سوشل کنٹریکٹ تشکیل دے۔ قومی حکومت میں دیانت دار اور باکردار اَہل لوگوں کو شامل کیا جائے جو اِداروں کے اِختیارات کا تعین کریں۔ سپریم کورٹ اپنی نگرانی میں قومی حکومت کے قیام کے لئے ریفرنڈم کرائے، جو تین سال میں اِس ملک کے دیگر اَہم مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ اِنتخابی نظام میں ایسی اِصلاحات لائے، جس کے سبب اَہل، باکردار، باصلاحیت، پڑھے لکھے اور دیانت دار لوگ اِنتخابات میں حصہ لے سکیں۔

پاکستان کے نظام میں حقیقی تبدیلی کے لئے ہم اِنتخابات سے پہلے ایسی بنیادی اِصلاحات ضروری سمجھتے ہیں، جن کی بدولت سپریم کورٹ کی نگرانی میں اِلیکشن کمیشن کو رِی سٹرکچر کر کے غیر جانبدار بنایا جائے، کروڑوں کی تعداد میں موجود بوگس ووٹوں کا مکمل اِخراج کر کے نئی ووٹر لسٹیں تیار کر کے نادرا کے آئی ڈی کارڈ کے ساتھ ووٹ ڈلوانے کے عمل کو یقینی بنایا جائے، اِلیکشن کے دوران فوج اور عدلیہ کے زیرِ نگرانی مکمل غیر جانبدار اِنتخابات کو یقینی بنایا جائے، اِنتخابی اَخراجات کے قانون پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور زیادہ خرچ کرنے والے اُمیدواروں کو فوری طور پر نااَہل قرار دیا جائے، قانون نافذ کرنے والے اِدارے اور اِنتظامیہ اِنتخابی عمل میں مکمل غیر جانبدار رہیں، سیاسی پارٹیوں کے اندر جمہوری کلچر کو پروان چڑھایا جائے اور اِنتخابات پر اَثر انداز ہونے والے برادری اِزم اور غنڈہ گردی کے کلچر کی جڑ کاٹی جائے۔

اگر اِس سطح پر اِصلاحات کی جائیں تو ملک میں اَیسی مستحکم جمہوریت قائم ہو سکے گی، جو عوام کو اُن کے حقوق دے سکے اور پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لا کھڑا کرے۔